Title - BADSHAH NAAMA.

Creator - Sadar Mahal Sadar.

Publisher - Sultani Press (Lucknow).

Date - 1288 H

Pages - 202

Subjects - Urdu Shayari - Kulliyaat-o-Dawaween
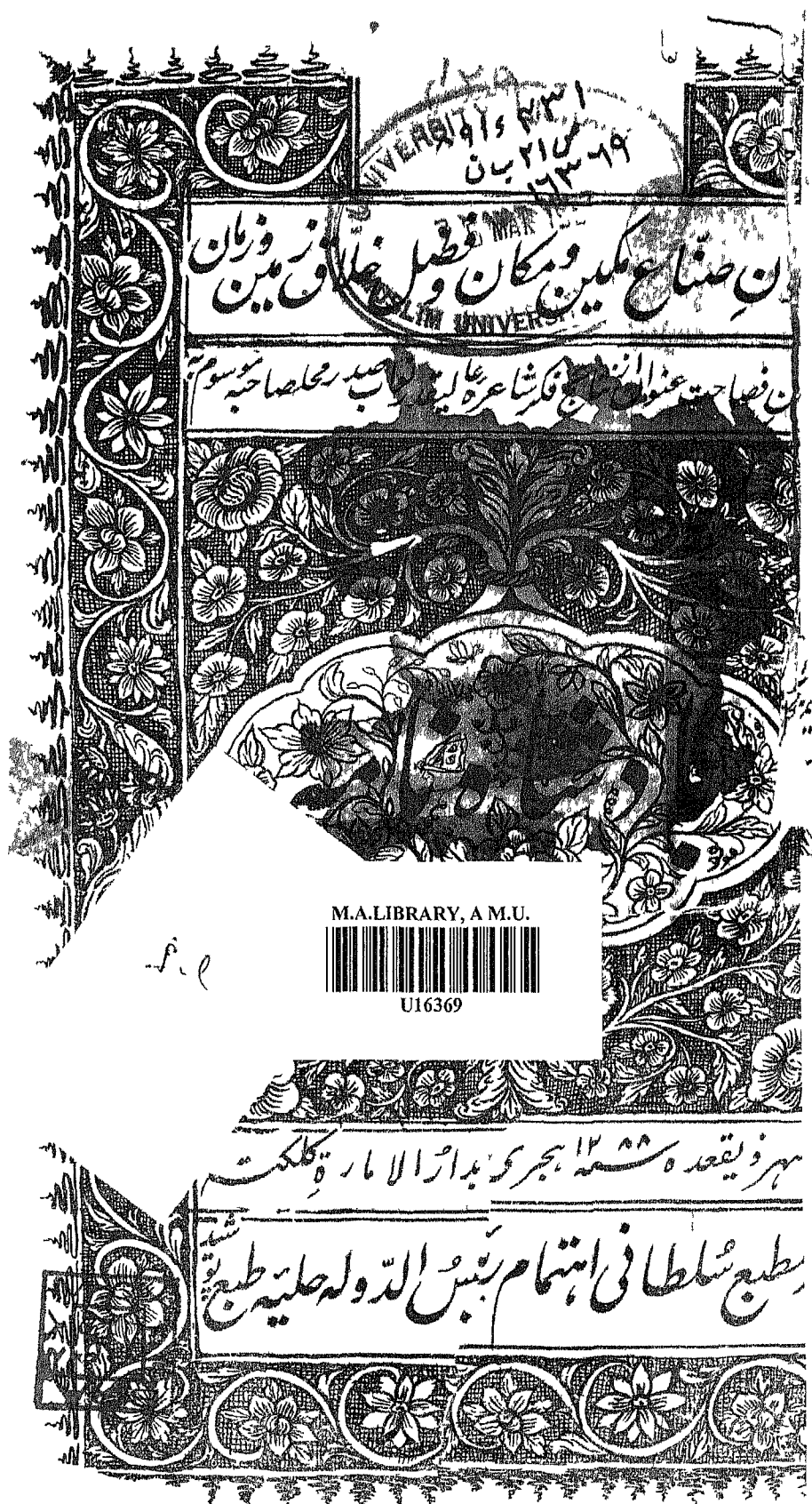
ن صنّاع مکین ومکان وفضل خلّاق زمین وزمان
ن فصاحت عنوان از ... فکر شاعرۀ عالیہ ... صاحبہ سوم
ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۸ ہجری بدار الامارۂ کلکتہ
بمطبع سلطانی باہتمام نبس الدولہ حلیہ طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیشمار اوس حسین پردہ نشین کو سزاوار کہ جس نے نوجمال کا

جن خوبی حسن جانان پر دال ہے بدا صنعت صانع حسن و محبت

کہ بزم عالم ایجاد شاہدان حسن و محبت سی آباد جناب جانی زیور حسن سی

زیب و زینت پائی حضرت آدم پر ہوائی محبت لہرائی جب

اوس محبوب ہر دل مطلوب کو شہرت حسن و محبت منظور ہوئی

چشمِ موسیٰ مشتاقِ دیدار نور ہوئی سلیمان بلقیس پہ فریفتہ زلیخا یوسف پہ
شیفتہ قیس دیوانۂ لیلیٰ وامق وارفتۂ عذرا سبحان اللہ انجمن انجمن
تجلای طالب و مطلوب وچمن چمن ہوای راغب و مرغوب
جہان شمعِ روشن نظر آئی پروانون کی لو لگائی بلبل پہلو نشینِ
گل قمری مبتلای سروِ سہی جناب رسالتمآب معشوقِ خدا حضرت
شاہِ ولایت عاشقِ خیر الوریٰ غرض کوئی زمانہ عاشق معشوق سی خالی
نہین کہین ہنگامۂ عشاق کہین مجمعِ حسین بعد گلگونہ مالئی روی شاہدِ حمدِ
جامع المتفرقین و حنابندی دستِ عروسِ نعتِ ختم المرسلین و آفتابِ جبینِ
جبینِ سلمای ثنای امام المتقین یہہ عاشقۂ صادقۂ شاہِ جمجاہ

پہلو نشینِ جہان پناہ کمترین پرستاران حضرتِ قدر قدرت و

ادنیٰ ترین خادمانِ اعلیٰ حضرتِ خلوت آرائی ابو المنصور ناصر الدین

صحبت پیرائی شہنشاہِ زمان و زمین محرم اسرار ظل اللہ راز دارِ

حضرتِ واجد علی شاہ مونس و ہمدم سلطانِ عالم جادیہ شاہِ اودہ

و لکھنؤ کنیز شہریار فرشتہ خو شیدائی قاآن کیکاؤس حشم مہ لقائی

جانِ عالم بلبل گلِ رخسار سلطانِ عادل قمریِ شمشاد قامت

خاقانِ دریا دل پروانۂ روئی قیصر زمان ناموس حضرتِ اخترِ دوران

شیفتۂ خدیو گیہان فریفتۂ قبلۂ عالم و عالمیان وارفتۂ ظل سبحانی

و لبستۂ خلیفۃ الرحمانی سرشارِ عشق خورشید حشمت

طالب دیدار سکندر صولت خادمہ ملک نیک عمل نواب

صدر محل بہزار آرزوی وصال و جستجوی دیدار حسن و جمال

یہہ دیوان عاشقانہ زبان کہ ردیف غزلیات اسامی القاب

و کنیات ذاتی و صفاتی سی مزین مطلع سی مقطع تک آفتاب

عالمتاب روشن تصنیف و ترتیب کیا ہمینو نمین

سرانجام فرمایش حبیب کیا الٰہی شوخی زبان بیزبانی

مقبول مزاج شہریار ہو طرۂ دستار عاشقان

اور حسینونکی گلی کا ہار ہو غزل اوّل بہ ردیف الف

در تعشق حضرت واجد علی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

بڑہی رتبا شہِ واجد علی کا
بجی ڈنکا شہِ واجد علی کا

الٰہی اب نہین تاب جدائی
دکہا جلوا شہِ واجد علی کا

یہہ کہدونگا جو پوچہینگی نکیرین
مین ہون شیدا شہِ واجد علی کا

چمن مین سرو ہی جنت مین طوبےٰ
قدِ بالا شہِ واجد علی کا

اگر پاؤن تو سینی سی لگاؤن | رُخِ زیبا شہِ واجد علی کا
خدا کی بعد بس انکا ہی محکوم | ہی دل بندا شہِ واجد علی کا

مرادِ صدر برآئی الٰہی
بڑی سِکّا شہِ واجد علی کا

غزل

قبا ہی گلسی بڑھکر پیرہن ہے جانعالم کا | سمن ہی گرد و نازک بدن ہے جانعالم کا
حسینِ سبزہ رو غنچہ دہن محفلمین جا ضر ہین | پہلا پہولا ہوا سارا چمن ہے جانعالم کا
نکیلی چتونین بانکی ادائین قتل کرتی ہین | زمانیسی نرالا بانکپن ہی جانعالم کا
کلامِ گلفشان سُنکر عنادل زمزمی بہولے | خدا رکہی عجب رنگین سخن ہی جانعالم کا

کوئی سنو کبھی جو موہنہ رکھکر تو بوئی سیب آتی ہی
معطر ہی دماغ ایسا دہن ہی جانعالم کا

بسائی شہر اپنی نام کی گیسو و عارض نی
حلب ہی جانعالم کا ختن ہی جانعالم کا

نکیو نکر عاشقانہ شعر نکلین صدر کی دلسی
نیا کچھہ آجکل عشق کہن ہی جانعالم کا

غزل ۳

مری آنکھو نمین دلمین ہی گذر سلطانعالم کا
جلو خانہ یہہ ہی وہ رہی گھر سلطانعالم کا

کبھی سودائی گیسو ہی کبھی یاد رخ روشن
تصور ہی مجھی شام و سحر سلطانعالم کا

پری بنکر لپٹ جاؤن ابھی تخت سلیمانی سی
ہوا در آج آنکلی اد ہر سلطانعالم کا

یوہین دن رات الجھن مین طبیعت بہلی ہتی ہی
جپا کرتا ہون نام آٹھون پہر سلطانعالم کا

مہکتی ہین وہ راہین مشک و عنبر کیطرح برسون
جدہر گلیون مین ہوتا ہی گذر سلطانعالم کا

سحر تک تلملاتی ہی عروس حسرت مچلتی ہی
رہا کرتا ہی جو چرچا رات بہر سلطانعالم کا

نہ دکہلایا اثر اے صدر میری نالۂ دل نی
کسی دن بہی نہ ترمایا جگر سلطانعالم کا

غزل

رکہتا ہی نئی ادا حسن جہان پناہ کا
سارے جہان سی ہی جدا حسن جہان پناہ کا

باغون مین گل گلون مین بو بلبلین ہزار آرزو
رنگ بہار ہو رہا حسن جہان پناہ کا

نور و ضیاء روشنی دہوپ ہی اور چاندنی
مہر بنا قمر بنا حسن جہان پناہ کا

شمع ہر انجمن مین ہی گل چمن چمن مین ہی
کرتا ہی ناز جا بجا حسن جہان پناہ کا

جلوهٔ برق و ماه نو انجم و مهر و مه کی ضو
ہوش ربا ہی دلربا حُسن جہان پناہ کا

عاشقونکا ہجوم ہی بزم جہان مین دھوم ہی
عشقکی آبرو ہوا حسن جہان پناہ کا

نشترِ جانِ زار ہی ناوکِ آبدار ہی
صدر کی دلمین چُبھ گیا حُسن جہان پناہ کا

غزل

قہر ہی آفت و بیداد ہی سلطان میرا
عاشقونکی لئی جلاد ہی سلطان میرا

قمریان جنکی فدا ہوتی ہین دُنیا کی حسین
سرو قد غیرتِ شمشاد ہی سلطان میرا

حلقهٔ زلف مین الجھی ہوئی ہین طائرِ دل
کیا نئی بھیس مین صیاد ہی سلطان میرا

میری رونی پہ ذرا رحم نہین آتا ہی
صحبتِ غیر مین کیا شاد ہی سلطان میرا

نئی غمزی نئی انداز نئی عشوہ گری
واہ کیا صاحب ایجاد ہی سلطان میرا

یہہ سراپا سی سراپا ہی خدا کی قدرت
نہ فرشتہ نہ پری زاد ہی سلطان میرا

مجھسی پوچھی کوئی ای صدر جمال اختر
مجمعِ حُسنِ خداداد ہی سلطان میرا

غزل

حسینوںمیں رہا کرتا ہی چرچا میری خاقانکا
گیا یوسف کا وقت آیا زمانا میری خاقانکا

بدل کر بھیس پریان ناچتی آتی ہین محفلمین
سلیمانی ہوا دربار جلسا میری خاقانکا

اکڑنا سرو بہولی سرنگون شمشاد ہو جاتی
اگر دیکھی کبھی سیدن قدِ بالا میری خاقانکا

ہر اک بستی مین ہنگامہ مچایا عشقبازونی
جسی دیکھو نظر آتا ہی شیدا میری خاقانکا

مہ و خورشید پروانونکی صورت گرد پہرتی ہین
خدا کا نور ہی یا روئی زیبا میری خاقان کا

ادائین سلطنت کی سی تی ہی عجب نازکرتی ہی
دیار حسن مین بجتا ہی ڈنکا میری خاقان کا

دعا شام و سحر دل صدر کا کرتا ہی خالق سی
دکہا دی اک نظر مجہکو جہمکڑا میری خاقان کا

غزل

جو کچہہ ہو ظلم ہو کہ ستم بادشاہ کا
ہر حال مین بہرونگا مین دم بادشاہ کا

سرمہ بنا کی رکہتی ہین ہم پاؤن کی خاک
پڑتا ہی جسجگہہ پہ قدم بادشاہ کا

نامی مین حکم قتل مری اسطرح لکہا
خنجر کہنچا ہوا ہی قلم بادشاہ کا

ہم مرچکی تہی شکل دکہا کر جلا لیا
گویا دم مسیح ہی دم بادشاہ کا

ہر پہول مین مہکتی ہی بُو بی گُلِ بہشت
اک اک چمن ہی باغِ ارم بادشاہ کا

ٹہکرائی میری لاش کیا مجہکو پائمال
پاؤن تو پوچ لون مین قدم بادشاہ کا

دامن کشادہ آس لگائی ہوئی ہی صدر
یارب فقیر پر ہو کرم بادشاہ کا

غزل

انوارِ مجسّم ہی شہنشاہ ہمارا
ہان نیّرِ اعظم ہی شہنشاہ ہمارا

انسانو نمین ایسا کوئی خوش سر نہین دیکہا
جانِ بنی آدم ہی شہنشاہ ہمارا

آبادیِ دُنیا کو مُباہات ہی اسپر
سرمایۂ عالم ہی شہنشاہ ہمارا

ابتک ادہر آیا نہ ہمین پاس بُلایا
شاید کبہی برہم ہی شہنشاہ ہمارا

نور رخ پر نور سی گہری اوجالا
خورشید سحر دم ہی شہنشاہ ہمارا

وہان ایک زلیخا تہی یہان سیکڑون عاشق
یوسف سی نہین کم ہی شہنشاہ ہمارا

ای صدر نہ کیونکر ہو دماغ اپنا فلک تک
بس مونس و ہمدم ہی شہنشاہ ہمارا

غزل

ہون زلیخا کیطرح شیدا ابو المنصور کا
ردی یوسف ہی رخ زیبا ابو المنصور کا

گر گیا نظرون سی طوبی سروسی جی پہر گیا
جب سی دیکہا ہی قد بالا ابو المنصور کا

سلطنت کا مرتبہ پایا جو ہم پہلو ہوا
بنگیا ظل ہما سایا ابو المنصور کا

اپنی بالونکی پریشانیکی کہاتا ہون قسم
مثل مجنون ہی مجہی سودا ابو المنصور کا

محو عارض ماہ کامل پہ نظر کرتی نہین
چاند ہی او تراہو انقشا ابو المنصور کا

آدمی کیا حسن نی پریونکو دیوانہ کیا قاف سی تا قاف ہی شہرا ابو المنصور کا

صدر کی گھر مین اجالا ہو چراغ وصل سی
ایخدا دکھلا مجھی جلوا ابو المنصور کا

غزل

غیرت ماہ مبین ناصر دین ہی اپنا سب حسینو نسی حسین ناصر دین ہی اپنا

بزم عالم مین نہ کیونکر ہو اُجالا دن رات مہروش ماہ جبین ناصر دین ہی اپنا

جلد ای وسوسۂ ہجر نکل اس گھر سی خانۂ دلمین مکین ناصر دین ہی اپنا

نکہت زلف چلی آتی ہی ہینی ہینی لب بام آج کہین ناصر دین ہی اپنا

نفرقہ چرخ نی ڈالا ہی تو کیا ہوتا ہی دلسی ہر وقت قرین ناصر دین ہی اپنا

ہر جگہہ چاہنے والی کلمہ پڑہتی ہیں | رائج ملت و دین ناصر دین ہی اپنا

لکھنؤ شہر ہوا ئی صدر کہ کلکتہ ہو
ہر جگہہ صدر نشین ناصر دین ہی اپنا

غزل

ساری نرمائیسی ہی نرالا حضرت اقدس و اعلی پیارا
عطر گل گلزار تمنا حضرت اقدس و اعلی پیارا

مالک کشور صاحب لشکر زینت افسر حاکم دفتر
غیرت جسم مہر تبہ وارا حضرت اقدس و اعلی پیارا

نیر اعظم نور مجسم یوسف عالم مونس و ہمدم

دلکی مراد آنکھوں کی تمنّا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

باغ میں نزہت پھولوں میں نکہت لالی میں رنگت سرو میں رفعت

فصلِ بہارِ گلشنِ دنیا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

تاجِ حسینان افسرِ خوبان مہرِ درخشان نیّرِ تابان

حُسن میں یکتا شاہدِ رعنا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

تیغیں ہیں ابرو دام ہیں گیسو آنکھیں ہیں جادو دانت ہیں لولو

نُور کی سانچے کا ہی سراپا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

صدر کا دلبر صدر کا اختر صدر کا افسر صدر کا شوہر

چاند کا ٹکڑا نُور کا پُتلا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

غزل ۱۴

ہلالِ عید ہی اک ایک ابرو میری اختر کا
جہان مشتاق ہی پہلو بہ پہلو میری اختر کا

اشاری چشمِ افسونساز کی مُردی جِلاتی ہین
ہر اک جا معجزی کرتا ہی جادو میری اختر کا

نہ سنبل مین ہی پیچ و خم نہ عنبر مین ہی خوشبو
خدا کی شان ہی ہر تارِ گیسو میری اختر کا

سُنی طوبیٰ کی خوبی اک نظر شمشاد کو دیکھا
سبہون سی ہی نرالا قدِ دلجو میری اختر کا

جمالِ حسن پر شاہد ہی تسخیرِ سلیمانی
نظر آتا ہی یون پر ہی قابو میری اختر کا

بلائی ہجر ٹلجاتی الٰہی روزِ وصل آئی
حمائل ہو گلی مین مصحفِ رو میری اختر کا

الٰہی صدرِ آوارہ مقدر ہی ہین بیٹھی
حسینون نی کیا ہی گرم پہلو میری اختر کا

ردیف الباء غزل ۱۳

طبیعت جوش کرتی ہی ای جانِ عالم اب
جنونمین پھر جھکا ہی مبتلائی جانِ عالم اب

الٰہی نغمۂ بلبل کی خاطر دم پھڑکتا ہی
کسی صورت سی ہو پرسش ہون صدائی جانِ عالم اب

گیا دورِ خزان فصلِ بہارِ وصل آپہنچی
کنول دل کا کھلا دیگی ہوائی جانِ عالم اب

لپٹتی ہین گلے سی روز غنچہ لب دو ہن بنکر
بسی رہتی ہی بو نمین قبائی جانِ عالم اب

پریزادونکی جھرمٹ رات دن رہتی ہین محفلمین
پرستان بنگیا دولت سرائی جانِ عالم اب

ہمارا خون بہا نخر رنگ لائی مشقِ جلادی
ہوئی مونہہ کی کڑہی تیغِ جفائی جانِ عالم اب

فقیرِ عشق ہی دامن کشادہ نقدِ وصلت پر
مین ہون ای صدر بس ادنی گدائی جانِ عالم اب

غزل ۱۴

پھر دکھادی اک نظر یہ صورتِ سلطان نصیب
چشمِ اعمی کو ہو یارب طلعتِ سلطان نصیب

میں تو مر مر کر بسر کرتا ہوں تنہائی کی رات
غیر کو ہی وہ لطفِ وصلِ سلطان نصیب

روز نقاش تصور کھینچ دیتا ہی شبیہ
مجھکو گھر بیٹھی یہاں ہی صحبتِ سلطان نصیب

آو پریو دیکھو ثانیِ سلیمانکی بنا
کب کسیکو ہی یہ زیب و زینتِ سلطان نصیب

ایک میں بدبخت پہلو سی جدا آنکھوں سی دور
وہی اچھی ہیں جنہیں ہی خلوتِ سلطان نصیب

ڈھوتی لیتی ہیں رقیبِ شوم دولت وصل کی
عاشقِ سرشار کو ہی فرقتِ سلطان نصیب

کیا کہوں ای صدر بیتابی دلِ بیتاب کی
دیکھیی کسدن ہو مجھکو وصلِ سلطان نصیب

غزل ۱۵

کسیطرح تو پہنچ جاؤن بادشاکی قریب
آہی مین یہی جگہہ پاؤن بادشاکی قریب

تڑپکی ایدل بیتاب ہاتہہ مین آجا
یہی مین نذر لئی جاؤن بادشاکی قریب

مرا نصیب کری ناز بخت داراپر
فقیر بنکی اگر آؤن بادشاکی قریب

ملاحظی مین ہی خون دل کی زخمونکا
لہوان آنکھونسی برساؤن بادشاکی قریب

رقیب انوسی بہانو ملائی بیٹھی ہین
جگہہ نہین ہی کہان جاؤن بادشاکی قریب

ہزارون آرزوئین سیکڑون تمنائین
بڑی ہجوم سی مین آؤن بادشاکی قریب

خدا نصیب کری صدر کو حضوری بہی
مراد آئی جو مین جاؤن بادشاکی قریب

غزل ۱۶

مین کیا بیان کرون کہ ہی کیا بادشا کی زیب
دکھلا رہی ہی شان خدا بادشا کی زیب

ہر وضع مین ہزار طرح کی ہی نوک جھوک
کرتی ہی کیسی کیسی ادا بادشا کی زیب

مشاطہ ناز کرتی ہی انکی بناو پر
زیبائش عروس ہی یا بادشا کی زیب

بن ٹہنکی مجھکو قتل کریگی یقین ہی
کہینچی ہوئی ہی تیغ جفا بادشا کی زیب

پریون سنگہار دیکھو سلیمان عصر کا
سارے جہان سی ہی جدا بادشا کی زیب

بزم جہانکا رنگ جما انکی رنگ سی
دنیا کی زیب سی ہی سوا بادشا کی زیب

ای صدر سلطنت کا مزا ہی وصال مین
میری لئی ہی ظل ہما بادشا کی زیب

غزل

غیر سے ہے صحبت سلطان عالم روز و شب
اس طرف ہے حسرت سلطان عالم روز و شب

چاند سورج سے لگی رہتی ہے چشم آرزو
دیکھتا ہون طلعت سلطان عالم روز و شب

جامۂ تن مین مہک ہے بوئے عطر وصل کی
سونگھتا ہون نکہت سلطان عالم روز و شب

ہجر کی سختی سے گھبرا کر یہ کہتا ہون دعا
یا خدا ہو وصلت سلطان عالم روز و شب

حسرتین بڑھتی چلی جاتی ہین دریا کی طرح
موجزن ہے الفت سلطان عالم روز و شب

قافیہ تا قاف باندھی ہے اک حسن یار کی
دوڑتی ہے شہرت سلطان عالم روز و شب

ہر گھڑی اے صفدر مستانہ تصور چاہیے
دیکھیے کیفیت سلطان عالم روز و شب

ردیف بای پارسی — غزل ۱۸۴

میری پاس آؤ اگر شاہِ اودہ آپسی آپ
نور منزل ہو یہہ گہر شاہِ اودہ آپسی آپ

دل مرا ساتہہ گیا تم جو گئی غیر کہین
ہو گئی مجہکو خبر شاہِ اودہ آپسی آپ

تم چلی آؤ اگر میری تمنّا بنجہہ
شب غم کی ہو سحر شاہِ اودہ آپسی آپ

شاید اغیار نی پہر تمکو گلی لپٹایا
کچہہ تڑپتا ہی جگر شاہِ اودہ آپسی آپ

روئی روشن سی مری گہر مین اوجالا ہو جای
نکل آئی یہہ قمر شاہِ اودہ آپسی آپ

بی طلب گہر مین یہ قیسونکی ہی آنا جانا
اسطرف بہی ہو گذر شاہِ اودہ آپسی آپ

جذبۂ صدق تمہین کہینچ کی لائی کیونکر
گم ہین آہونکی اثر شاہِ اودہ آپسی آپ

غزل ۱۹

لڑائی ہو چکی اس آئی بادشا کا ملاپ
مرا خدا مجھی دکھلائی بادشا کا ملاپ

تمام عمر اسی آرزو بنا رکھوں
جو میری دل میں جگہہ پائی بادشا کا ملاپ

غبار دور ہو عاشقکی انکھیں روشن ہوں
مثالِ ماہ نظر آئی بادشا کا ملاپ

غبارِ ہجر سی دھندلا ہی آئینہ دلکا
صفائی ینکی چلا آئی بادشا کا ملاپ

زوالِ ہجر عروجِ وصال ہو یارب
مری نصیب کو چمکائی بادشا کا ملاپ

کہیں تمام بہی ہو غیر کی لگائی بجھائی
الٰہی مجھکو نظر آئی بادشا کا ملاپ

گلی کا ہار بنا رکھوں عمر بھر ای صدر
جو ایکی بار نظر آئی بادشا کا ملاپ

ردیف — غزل ٢١ — التا

رہتا ہی ذکر حضرت سلطان تمام رات
سنتی ہین ہم حکایت سلطان تمام رات

جہپکی جو آنکھہ خواب مین دیکہا جمال دوست
تکتا رہا ہین صورت سلطان تمام رات

اک دن تیغ انکو شام سی ای جذب کہینچ لا
مین ہی کرون زیارت سلطان تمام رات

زانو دبا کی بیٹہتی ہین شام سی رقیب
رہتی ہی گرم صحبت سلطان تمام رات

دن بہر تو سر پہ کہیلتی ہی ہیچ بلا ہجر
رہتا ہی رنج فرقت سلطان تمام رات

تیوری چڑہا کی شام سی بیٹہ لین جو تیوریان
بیٹہتی گئی عداوت سلطان تمام رات

ای صمد خوب شام سی باندہا خیال دوست
دلمین ہی ہی صورت سلطان تمام رات

غزل ۲۱

مری امید مری دل کی تمنا حضرت
مری جانی مری پیاری مرے اعلا حضرت

رقص بسمل کی ہوا باندھی ہی میرے دلنی
دیکھیے اسکی تڑپنی کا تماشا حضرت

مین تو بے سونسی ہون دیوانہ لیلا جمال
نہین معلوم وہان کسپہ ہین شیدا حضرت

پڑے بیٹھی کی دن نہین نکلو باہر
ہم فقیرونکو دکہاؤ رخ زیبا حضرت

مجھسی غمزی نکرو دینی تمہین پیار کیا
دلکی تقصیر ہی سب میری خطا کیا حضرت

جوش کرتی ہوئی آتی ہی طبیعت میری
نہ روکیگا کبھی بہتا ہوا دریا حضرت

بخت کی ہاتھ سی ای صدمہ مرا اتہل بیڑا
جسمین دل ڈوبی ہین صدہا وہ ہین یا حضرت

غزل ۲۲

جو آئین حضرتِ خورشید حشمت
مین دیکھوں صورتِ خورشید حشمت

سیہ خانہ مری دل کا ہو روشن
در آئی طلعتِ خورشید حشمت

رقیبونکی بنی بگڑی ہماری
نہ بدلی عادتِ خورشید حشمت

حسین زانو بہ زانو آکی بیٹھی
بھری ہی صحبتِ خورشید حشمت

پھرین آنکھوںمین میری دلمین بیٹھین
یہہ وُہ ہین خلوتِ خورشید حشمت

ہماری عشق نی باندہین ہوا ئین
اُڑادی شُہرتِ خورشید حشمت

مری آنکھین کری پُر نور ای صدؔ
جمالِ حضرتِ خورشید حشمت

غزل ۲۳

بہت بڑہ گئی ہی تمنائی حضرت
تڑپتا ہی ذرات شیدائی حضرت

پہرین دن ستارہ نصیبونکا چمکی
دکہادی خدا روئی زیبائی حضرت

اگر دیکہتی شمشاد نظرونسی طوبی
زہی خوبی قدِ بالائی حضرت

مین آنکہین بچہاؤن وہ تشریف لائین
مری پتلیونپر پڑین پائی حضرت

غمِ ہجر جلدی نکل میری دلسی
یہہ وہ گہر ہی جسمین ہی جائی حضرت

فرشتہ ہی شاید لباسِ بشر مین
ہی نورِ مجسم سراپائی حضرت

یہہ دیوان ای صدر ہی شاہنامہ
ردیفین ہین غزلونکی اسمائی حضرت

غزل ۲۴

جو قدرت اپنی دکہا ئین شہ قدر قدرت
پری کو دام مین لائین شہ قدر قدرت

مین اپنی بیتی کہانی سناؤن صبح تلک
جو شام سی ادہر آئین شہ قدر قدرت

ہماری خانۂ دلمین بسین ہین اگر
یہہ گہر بہشت بنائین شہ قدر قدرت

رقیب خونکی گہونٹ آج پیکی رہجائین
ہمارا پان جو کہائین شہ قدر قدرت

کوئی یہہ کہدی کہ دم توڑتا ہی عاشق زار
ابہی نہ مہندی لگائین شہ قدر قدرت

ہلال عید مین سمجہون ہلال ابرو کو
جو صورت اپنی دکہائین شہ قدر قدرت

الٰہی عید کی شبکو تو سوئین ساتہہ ای صدر
مرا نصیب جگائین شہ قدر قدرت

ردیف غزل ۲۵ تاہی ہندی

برای میری تمنّا شہ اوده جہٹ پٹ
دکہاؤ چاند سا مکہڑا شہ اوده جہٹ پٹ

پہڑک رہا ہی جگر ہاتہہ رکہدو سینی پر
سنبہالو میرا کلیجا شہ اوده جہٹ پٹ

الہی مجہکو کیا تونی جسطرح عاشق
یونہین ہون میری بہی شیدا شہ اوده جہٹ پٹ

حجاب بیچ چکالو اور شکل دکہلاؤ
اوٹہاؤ بیچ کا پردا شہ اوده جہٹ پٹ

لبونپہ جان ہی آؤ تو جان بچ جائی
بنو ہماری مسیحا شہ اوده جہٹ پٹ

بلانہ عاشقون پر آ ئی بکہری بالونسی
سمیٹو زلف چلیپا شہ اوده جہٹ پٹ

بہت نونسی دل حاسد تلملاتا ہی
گلی لگاؤ خدارا شہ اوده جہٹ پٹ

غزل ۲۶

ہماری دلکو کہاتی ہی بادشاہ کی ہٹ
لہو کی آنسو رلاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

الٰہی دیکہیی کسدن یہہ عہد ٹوٹیگا
بلائی جان نظر آتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ہزار حیف نۓ تیوری چڑہی ہوئی اوپری
چہری جگر پہ لگاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

چراغِ وصل نہ روشن ہوا مری گہر مین
جلی ہوؤنکو جلاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

اودہر بڑہا ہوا انکار ادہر بڑہا ہوا شوق
مجہی تو جانسی بہاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ہوائین باندہ دین انکارِ وصل نی آخر
ہماری ہوش اوڑاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

بنی ہوئی ہی مری جان پر یہان ای صفدر
وہان تو بڑہتی ہی جاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ردیف الثاء مثلثہ — غزل

مجھے یہ جور و جفا شہریار کیا باعث
شرارتوں کی ادا شہریار کیا باعث

کسی رقیب نے بھڑکا دیا تمہیں شاید
کہ آجکل ہو خفا شہریار کیا باعث

کبھی نہ آیا ہوا ادھر میری گھر کیطرف
ادھر پھری نہ ہوا شہریار کیا باعث

کروگی خون کسی بیگناہ کا شاید
رچی ہوئی ہی حنا شہریار کیا باعث

سیاہ خانۂ دل ہی ابھی تلک ویران
ہوئی نہ جلوہ نما شہریار کیا باعث

ہماری طائرِ دلکو کروگی آج اسیر
کھلی ہی زلفِ رسا شہریار کیا باعث

ہہینو نسی ہی دلِ صدر کشتۂ ابرو
کھنچی ہی تیغِ جفا شہریار کیا باعث

غزل ۲۸

زندگی دشوار ہی اے ناصر دین الغیاث
عشق کا آزار ہی اے ناصر دین الغیاث

دلمین ہی ناسور جب تو آنسوؤن مین ہی لہو
چشمِ تر خونبار ہی اے ناصر دین الغیاث

دل ہی چھایا ہوا داغِ جگر شادؔ بہین
غم گلی کا ہار ہی اے ناصر دین الغیاث

تیغ ابرو کا تصور قتل کرتا ہی مجھی
سامنی تلوار ہی اے ناصر دین الغیاث

چاہنی والا تمہارے ہجر مین گھبرا گیا
زیست سے بیزار ہی اے ناصر دین الغیاث

حسرتین ٹھنڈی ہوئین جور و جفائے غیر سے
گرم یہہ بازار ہی اے ناصر دین الغیاث

ہجر کی تکلیف اوٹھہ سکتی نہین ہی صدرؔ سے
یہہ قلق دشوار ہی اے ناصر دین الغیاث

غزل ۲۹

مجھسی نفرت ہی شہِ عادل عبث
یہہ عداوت ہی شہِ عادل عبث

جلد ہو آئینۂ دل ہمسی صاف
اب کدورت ہی شہِ عادل عبث

ظاہر امیر انہین ہی کچھہ گناہ
ترک الفت ہی شہِ عادل عبث

بانکی چتون تیرچھی نظرین الامان
یہہ تو عادت ہی شہِ عادل عبث

مین نہین تو سر دہی بازارِ عشق
گرم صحبت ہی شہِ عادل عبث

عاصیونکی تو گنہ بخشی گئی
قہر بدعت ہی شہِ عادل عبث

پیار کی نظرونسی دیکھو صبر کو
یہہ شرارت ہی شہِ عادل عبث

ردیف الجیم — غزل ۳۲

کل سی بھی ہی زیادہ قلق جانعالم آج
چہرہ ہی زرد رنگ ہی فق جانعالم آج

آخر مجھی کو مار اوتا را فراق نی
آنکھوں نمیں دم ہی ایک رمق جانعالم آج

اک زخم ہو تو بخیہ و مرہم سی ہو شفا
دل سوجگہہ سی ہو گیا شق جانعالم آج

شاید تمہاری رنگ حنا نی کیا عروج
پھولی ہوئی ہی دونسی شفق جانعالم آج

گذری شب فراق نظر آئی صبح وصل
باطل سی ہو علحدہ حق جانعالم آج

مجنون نہین کہ مکتب لیلی کا ہو جنون
پڑہتا ہوں نمین تمہارا سبق جانعالم آج

عاشق تمہارا انسی بہت دنسی ہی جدا
ملجاؤ صدر سی پئی حق جانعالم آج

غزل ١٣١

پوچھے آ مر یطر فسی صبا شاہ کا مزاج
برہم ہی یا کہ صاف ہوا شاہ کا مزاج

نازک مزاج ہین یہہ سلیمان کی طرح
پر یونسی ہی کبھی نہ اوٹھا شاہ کا مزاج

ای چشم شوق بی ادبانہ نظر نکر
نازک ہی بوی گل سی سوا شاہ کا مزاج

چین بر جبین رہی کبھی تیوری چڑھی ہی
کرتا ہی بانکی بانکی ادا شاہ کا مزاج

ایسا ہی ہو غبار مگر سب سی صاف ہی
آئینہ سی ہی بڑھ کی سوا شاہ کا مزاج

چتون بہری ہوئی نظر آتی ہی اندنون
ابتک نہ مجھسی صاف ہوا شاہ کا مزاج

دیکھا تو کیا سنا نہین خوش طبع ایسا صدر
اکثر بگاڑ مین ہی بنا شاہ کا مزاج

غزل ۳۲

رہتی ہی روز وصلتِ سلطانکی احتیاج
تنہا ہمین ہی حضرتِ سلطانکی احتیاج

مین تو فقیرِ عشق ہون کافی ہی نقدِ وصل
کسکو ہی مال و دولتِ سلطانکی احتیاج

نکلی ہی آیۂ سورۂ یوسف سی بہر فال
قرآن سی ہی صورتِ سلطانکی احتیاج

حورونکی آرزو ہی نہ پریونکا شوق ہے
بستی ہی دلمین صحبتِ سلطانکی احتیاج

عشاق کو عطا کر الٰہی خلوصِ عشق
ہر دلکو ہی محبتِ سلطانکی احتیاج

آئین ہماری سامنی دولہہ بنی ہوئے
ہر دم ہی زیب و زینتِ سلطانکی احتیاج

ای صدر آکی وہ مری پہلو مین بیٹھہ جائین
دلکی جگہہ ہی حضرتِ سلطانکی احتیاج

غزل ۳۳

حسنِ یوسف ہوئی سب شاہزادہ کی سج دھج
اللہ اللہ ہی عجب شاہزادہ کی سج دھج

نہ تو اُس ہاتھ کی پریاں ہیں نہ دنیا کی حسین
ہی فقط قدرتِ رب شاہزادہ کی سج دھج

کہیں پامال نہ ہو خرمنِ جانِ عاشق
بنگئی برقِ غضب شاہزادہ کی سج دھج

عید کی چاند کو کیا دیکھتی ہو مشتاقو
قابلِ دید ہی اب شاہزادہ کی سج دھج

میری نظروں سی اوترجاتی ہیں پریوں کی بناؤ
دیکھ لیتا ہوں میں جب شاہزادہ کی سج دھج

ہر جگہ دھوم مچی ہوئی ہی زیبائی
شہرہ ہوتا ہی سبب شاہزادہ کی سج دھج

قدرداں ہم سی خدا نی کئی پیدا کئی صدر
اُفتیں ڈہائیگی اب شاہزادہ کی سج دھج

ردیف غزل ۳۴ الجیم پارسی

کرتی ہی مجھسی زلفِ رسا بادشاہ پیچ
ناگن سی ہی ہی اسمین سوا بادشاہ پیچ

شاید لپیٹ لپٹ کی چلی ہی یہہ زلف سی
کرتی ہی کس ادا سی یہہ بادشاہ پیچ

بکھرا ہی تمنی بال مین بہرتا ہون آہ سرد
سنبل پہ کر رہی ہی صبا بادشاہ پیچ

موئی کمر کی فکر مین زلفونکی یاد آئی
بیٹھی بٹھائی اور پڑا بادشاہ پیچ

جھٹکی اوٹھائی اُلفتِ گیسو مین راتدن
قسمت نی میری مجھکو دیا بادشاہ پیچ

سر دُھن رہا ہون جوششِ سودای زلف سی
کرتی ہی میری سر پہ بلا بادشاہ پیچ

گیسو کی عشق مین خفقان صدر کو ہوا
او بھن تو تھی اب اور پڑا بادشاہ پیچ

غزل ۳۵

وعدہ کرو وصال کا اب شہریار سچ
میری مراد کا ہو سبب شہریار سچ

گذرا ہوا فراق کا قصہ سُنا دیا
بیتی ہوئی کہانی ہی سب شہریار سچ

دن رات ٹالتی ہو یوہین وعدۂ وصال
دیکھوں ہیہ جھوٹ ہوتا ہی کب شہریار سچ

غصہ بناوٹو نسی ہی منظور غیر پہ
ہرگز نہین ہیہ قہر و غضب شہریار سچ

جشنِ وصال خواب مین دیکھا ہی رات کو
تعبیر اسکی ہوئیگی کب شہریار سچ

دیکھو ہمارے دل کی تڑپ پہ یقین ہو
سمجھو نہ جھوٹ ہی ہیہ تعب شہریار سچ

دفترِ غم فراق کا ہرگز نہین غلط
یہہ داستانِ صفدر ہی سب شہریار سچ

ردیف الحا — غزل ۳۶

جہان سے بہر نرالی ہی بادشاہ کیطرح
طلسم قدرت باری ہی بادشاہ کیطرح

یہہ بانکپن یہہ پلک نوک یہہ تراش و خراش
حسین مستی ہین ایسی ہی بادشاہ کیطرح

جدہر نکل گئی دو چار ہو گئی بسمل
چہری ہی یا کہ کٹاری ہی بادشاہ کیطرح

نکیلی وضع جہکنی لگی ہزار و نین
خدا گواہ کہ بجلی ہی بادشاہ کیطرح

یہہ چال ڈہال گلی کاٹتی پہرے گی ضرور
اوپی ہوئی یہہ سر و ہی بادشاہ کیطرح

یہہ نوک جہوک یہہ بانکی ادا یہہ طرز یہہ وضع
مین کیا کہون کہ غضب کے ہی بادشاہ کیطرح

زمانی بہر کی حسینوں سی ہی الگ ای صدر
کسی سی بہی نہین ملتی ہی بادشاہ کیطرح

غزل ۳۷

پیدا وصال کی ہی ہوا ب شہریار صبح
بخشی مجھی کو وہ طرب شہریار صبح

طول شب فراق سی ٹہونیہ جان ہی
ہی میری زندگی کا سبب شہریار صبح

گن گن کی تاری آنکہونمین کاٹی ہی مینی رات
ہوگی مری مراد کی کب شہریار صبح

دل شاد ہینی ہینی ہوا تم کنار مین
ہوتی ہی وصل کی ہی عجب شہریار صبح

اکدن تو ٹہنڈی ٹہنڈی چلی آ و میری پاس
دکہلا ہی مجہکو قدرت رب شہریار صبح

توڑا شب فراق نی مجہہ ناتوان پہ قہر
کچہہ ڈر نکی اگر بگی غضب شہریار صبح

طول شب فراق سی گہبرا رہی ہین صمد
چمکی کہین وصال کی اب شہریار صبح

غزل ۳۸

تلملاتی ہی لقائی قبلۂ عالم مین روح
نکلی پڑتی ہی ہوائی قبلۂ عالم مین روح

ٹھوکرین کہائین کبہی پامال ہوکر رہگئی
مل گئی ہی خاک پائی قبلۂ عالم مین روح

جان عاشق ہی تری تنخواہ ناز و دلبری
صرف ہتی ہی ادائی قبلۂ عالم مین روح

ایکدم ہی خانۂ تن مین ٹہر سکتی نہین
پڑگئی شوق لقائی قبلۂ عالم مین روح

بر سونسی خالی پڑا ہی خانۂ تن ای اجل
بس رہی ہی نقش پائی قبلۂ عالم مین روح

دل ہمہ تن ہی زبان وصف جمال حسن مین
وجد کرتی ہی ثنائی قبلۂ عالم مین روح

ایکجا ای صدر رہہ لیتی نہین صبر و قرار
اوڑتی پہرتی ہی ہوائی قبلۂ عالم مین روح

ردیف الخا — غزل ۳۹

لالیسی بڑہکی ہی بدنِ بادشاہ سرخ
کرتا ہی عکس پیرہنِ بادشاہ سرخ

بیٹہی ہوی ہین شاہدِ یاقوت پوش آج
دیکہو کہ سب ہی انجمنِ بادشاہ سرخ

لالہ کہین گلاب کے تختی کہین کہلی
ہی سرسی پاؤن تک چمنِ بادشاہ سرخ

قربان اوتارون لعل کو مرجان کرون نثار
دیکہون جو مین لب دہنِ بادشاہ سرخ

شاید ہماری قتل کا بیڑا اوٹہا لیا
خونریز ہی یہہ پیرہنِ بادشاہ سرخ

پہولی شفق کہ آئی حسینانِ سرخ پوش
شامِ اودہ ہی انجمنِ بادشاہ سرخ

ای صدر لعل گرد ہی یاقوت زرد ہی
بیمثل ہین لب دہنِ بادشاہ سرخ

غزل ۴۰

ظلمتِ آفاق مین ہی جلوہ گر سلطانکا رُخ
دنکو ہی خورشید شبکو ہی قمر سلطانکا رُخ

مصحفِ روی سے سینہ پر ہی اکدم پہر رہے
ہو تی تعویذِ تسلیِ جگر سلطانکا رُخ

مطلعِ انوار ہو بس صبحِ ایامِ فراق
صورتِ خورشید چمکی ہر سحر سلطانکا رُخ

کعبۂ امید ہی میرا یہی ای زاہدو
سجدی کرتا ہون جو ہوتا ہی ادہر سلطانکا رُخ

آنکہہ جب کہولون تو دیکہون نہ بجز خدا کی نور کو
میری مونہہ کی سامنی ہو ہر سحر سلطانکا رُخ

دلمین طاقت ہو جگر مین زور رہو آنکہون مین نور
مجہکو دکہلا دی الٰہی اک نظر سلطانکا رُخ

خانۂ تاریک مین ای صدر روشن ہو چراغ
میری گہر مین ہی ہو یارب جلوہ گر سلطانکا رُخ

ردیف الدال — غزل ۱۴۱

غیر حالت ہی ہمارے جانعالم المدد
دل نہین دیتا تسلی جانعالم المدد

آہ آتشبار اکدن خود جلادیگی مجھی
کوندتی ہی سر پہ بجلی جانعالم المدد

ناتوانی ہوش اوڑاتی ہین ہوا وصل نے
آج کل چلتی ہی آندہی جانعالم المدد

تیغ ابروی کشیدہ کا بندہا رہتا ہی ہیان
سر پہ چلتی ہی سروہی جانعالم المدد

منتین یون ہی ہوئین گہر چہپا دی وصل
اک مری تقدیر سوتی جانعالم المدد

موت آتی ہی نہ آتا ہی مجھی پیغام وصل
آفت آئی کیسی کیسی جانعالم المدد

ابرو و مژگان کی گہائل آج کل پہر صدر ہی
چلتی ہی برچہی کٹاری جانعالم المدد

غزل ۴۲

ہجر نی مارا تارا شۂ عادل فریاد
اب نہین ضبط کا یارا شۂ عادل فریاد

غمِ فرقت نی اجل بنکی کیا کام تمام
دم لبونپر ہی ہمارا شۂ عادل فریاد

ہر جگہہ داغِ جدائی نی دکہائی تاثیر
سینہ شق دل ہی دو پارا شۂ عادل فریاد

آؤ دیکہو کہ دم اٹکا ہوا ہی آنکہون مین
شوقِ دیدار نی مارا شۂ عادل فریاد

آؤ بیٹہو کبہی پہلو مین تو آرام آئی
دل تڑپتا ہی ہمارا شۂ عادل فریاد

میری پہلو مین ٹہرنی نہین دیتی تمکو
غیر کرتی ہین اشارا شۂ عادل فریاد

حسرتِ وصل مین جان آئی لبونپر ای صدر
میری دلنی مجہی مارا شۂ عادل فریاد

غزل ۴۳

عید تو ملنی کو آؤ قبلۂ عالم ہی عید
چاند سی صورت دکہاؤ قبلۂ عالم ہی عید

عاشقوں کا رنگ چہجائی لہو روئیں رقیب
مہندی ہاتہوں میں لگاؤ قبلۂ عالم ہی عید

تیس دن سی ہی تمنا عید ملنی کی مجہی
آج تو تشریف لاؤ قبلۂ عالم ہی عید

کر دئین لیلی کی فتنہ چونک اوٹہیں پاؤں تلی حشر
عطر میں بس بس کی آؤ قبلۂ عالم ہی عید

ساتہہ سوتینگی تمنا میں گئی ہیں میری دن
آج تو قسمت جگاؤ قبلۂ عالم ہی عید

تمکو غیروں سی کہاں فرصت کہ میری پاس آؤ
تو وہیں مجہکو بلاؤ قبلۂ عالم ہی عید

صدر کی آنسو مہینوں سی نہیں اتہاب تہمی
آج تو اسکو ہنساؤ قبلۂ عالم ہی عید

غزل ۴۴

مبارکباد ایدل ظل سبحانیکی ہی آمد
میاں عشق منزل ظل سبحانیکی ہی آمد

حسیناں جہاں سے پروا بنکر آتی جاتی ہیں
مثال شمع محفل ظل سبحانیکی ہی آمد

نسیم صبح تازہ گل کھلاتی ہی گلستاں میں
چہکتی ہیں عنادل ظل سبحانیکی ہی آمد

بھری ہیں راستی مشتاقوں سے پشتا گرتی ہیں
ہماری شاہ عادل ظل سبحانیکی ہی آمد

قرار آجائیگا تجھکو بھی وہ پہلو میں بیٹھینگی
تڑپتا کیوں ہی اہل دل ظل سبحانیکی ہی آمد

کہیں سے پاں کہیں خوباں کہیں عشاق کا مجمع
جمی ہی آج محفل ظل سبحانیکی ہی آمد

مرادونکا چمن ای صدر شاداب ہوئیگا
کھلیں گے غنچۂ دل ظل سبحانیکی ہی آمد

غزل ۵۴

مجھکو اگلی وصل کی صحبت ہی ظل اللہ یاد
رات دن وہ عیش وہ عشرت ہی ظل اللہ یاد

میری پہلو مین رہا کرتی تھی تم مانندِ ماہ
چاندسی رخسار کی طلعت ہی ظل اللہ یاد

رات دن گھر مین مچی رہتی تھی شادیٔ وصال
وہ مزا وہ لطف وہ لذت ہی ظل اللہ یاد

گنج قارون سامنی آتی تو ٹھکراتا چلون
آپکی دیدار کی دولت ہی ظل اللہ یاد

منتین کرنا ہمارا اور تمھارا روٹھنا

یہہ ادا یہہ ناز یہہ حجت ہی ظل اللہ یاد

تم تھی پہلو مین مرا دل شاد گھر آباد تھا

جشن کا دن اور شب وصلت ہی ظل اللہ یاد

پہرتا ہی آنکھو نمین سامان وصال ای صدر روز

ہجر مین ساری وہ کیفیت ہی ظل اللہ یاد

ردیف الدال ہندی غزل

عاشق سی تو نچاہتی تہا بادشاہ گھمنڈ

کیا جیمین آگیا جو کیا بادشاہ گھمنڈ

بل کہائیگی جو طائر دلکو کیا اسیر

پیدا کریگی زلف سا بادشاہ گھمنڈ

تھا کی شمعِ گورِ غریبان بجھا چکی
اب کیا کریگی بادِ فنا بادشاہ گھمنڈ

رگ رگ کی کاٹتی ہی گنہگار کا گلا
کرتی ہی مجھسی تیغِ جفا بادشاہ گھمنڈ

سر جھک گیا تمہارا قدِ پاک دیکھکر
کیا کیا چمن مین سرو کو تھا بادشاہ گھمنڈ

دیکھا تو کیا سنا نہین تمسا کوی حسین
تمکو تو حسن پر ہی بجا بادشاہ گھمنڈ

موقوف کر دیا ہی جواب سلامِ صد
یہہ مقتضای ناز ہی یا بادشاہ گھمنڈ

ردیف غزل الذال

ہی نعمتِ وصال ہی کیا بادشاہ لذیذ
دنیا کی شی سبھی ہی یہہ سوا بادشاہ لذیذ

چسکا زبان کو بوسۂ عنابِ لب کا ہی
مثلِ رطب ہی اسکا مزا بادشاہ لذیذ

شیرینی دہن پہ تصدق نبات ہی
یہہ ہی بس انتہا سی سوا بادشا لذیذ

لطفِ شبِ وصال سے نسبت نہین ہی
ان نعمتونکو حق نے کیا بادشا لذیذ

جی چاہتا ہی لذت بوس و کنار کو
یہہ ہی فزین حد سی سوا بادشا لذیذ

میچلا ہوا ہی سیبِ ذقن پہ یہہ طفلِ دل
اس میوہ کا ہی سب سے مزا بادشا لذیذ

جی لوٹ صدر کا تمہاری وصال پر
دنیا مین ہی یہہ ایک مزا بادشا لذیذ

غزل

راستی شمشاد نی کی قامتِ سلطان سی اخذ
پہولون نے بو باس ہی نکہتِ سلطان سی اخذ

چودہوین کے چاند کو یہہ کب میسر تہا عروج
ہر کمال اپنی کیا ہی طلعتِ سلطان سی اخذ

بلبلونکو یہہ لب و لہجہ بہلا کب تہا نصیب
گلفشانی کی زبان حضرت سلطان سی اخذ

تختی پہولونکی نہ پیدا کرتی جنت کے بہار
باغ نی شیوہ خیان کین صحبت سلطان سی اخذ

یہہ ملاحت خامۂ بہزاد مین پیدا نہ تہی
کیسی کیسی صنعتین کین صورت سلطان سی اخذ

دل کبہی آگی دہڑکتا تہا نہ ہلتا تہا جگر
بیقراری کی ہی ہمنی فرقت سلطان سی اخذ

کب مذاق شعر سی ای صدر یہہ دل تہا گداز
شاعری کی مینی جوش الفت سلطان سی اخذ

ردیف الرا غزل ۴۹

جان و دل سی بہی ہی پیارا اختر
ہم ہین اختر کی ہمارا اختر

پہرتی ہی نظر و ہمین چاند سی شکل
دونو آنکہو نکا ہی تارا اختر

نور سی جسکی خجل ہی مہتاب
ہند مین ہی وہ ستارا اختر

حق تعالیٰ کی ہین صنعت کی نثار
نورِ قدرت سی سنوارا اختر

انجمِ صبح بنی ماہ جبین
جب ہوا انجمن آرا اختر

چاند سورج کی حقیقت کیا ہی
کوئی دیکھی تو ہمارا اختر

جان و دل کسکو ہی ای صدرِ عزیز
بخدا ہی مجھی پیارا اختر

غزل

نہ فرشتہ ہی نہ انسان ہی مثالِ اختر
قدرتِ حق نظر آتا ہی جمالِ اختر

نہ فریدون نی نہ جمشید نی پایا ہیہ شرف
اللہ اللہ زہی جاہ و جلالِ اختر

یا خدا مجھکو نظر آئی کشیدہ ابرو
سیری پتلی کا ہی تارا ہو ہلال اختر

رخِ روشن سی ہوا چودہوین کا چاند خجل
ماہِ کامل سی بہی ہی بڑہ کی کمالِ اختر

جیسی مشکل مین بشر کرتی ہین اللہ کو یاد
یون ہی رہتا ہی مری دلمین خیالِ اختر

مونہہ کو آتا ہی کلیجہ قلقِ فرقت سی
جان بچ جای جو حاصل ہو وصالِ اختر

چشم انصاف نی ای صدر زمانہ دیکھا
نظر آیا نہ حسین کوئی مثالِ اختر

غزل

نہ پری ہی نہ حور ابو المنصور
نورِ حق کا ہی نور ابو المنصور

دلسی نزدیک جانتا ہون مین
گو ہی نظرونسی دور ابو المنصور

شل امین ہی لکھنئو روشن | لمعۂ شمع طور ابو المنصور
نشاءِ معرفت سی مست ہوئین | ہی شراب طہور ابو المنصور
مہر ومہ مین ہی عیب نقص و زوال | سر سی پاتک ہی نور ابو المنصور
بادۂ وصل ہی مفرح قلب | عاشقونکا سرور ابو المنصور

تلملاتا ہی دل مرا ای صفدر
کہ ہی پہلو سی دور ابو المنصور

غزل ۵۲

سرمایۂ بہار گلستان ہی شہریار | ہر گل گواہ ہی گل خندان ہی شہریار
پہلو نشین حسین زلیخا جناب مین | سچ تو یہہ ہی کہ یوسف کنعان ہی شہریار

ای چودھوین کی چاند مقابل نہو جیو
تو اک ستارہ ہی تابان ہی شہریار

پریونکی تخت رو ہرس مین او ترتی ہین
دنیا مین دوسرا یہہ سلیمان ہی شہریار

پہیلی ہوئی ہی روشنی حسن دور دور
روشن چراغ محفل خوبان ہی شہریار

تقدیر مین ہی شربت دیدار سی شفا
مین ہون مریض عیسی دوران ہی شہریار

ای صدر زیب تخت ہی تزئین سلطنت
تاج شکوہ قیصر و خاقان ہی شہریار

غزل ۵۳

فخر اسکندر و دارا ہی شہ کشور گیر
کیا اولی العزم ہمارا ہی شہ کشور گیر

بارگہ غیرت ایوان سلیمانی ہی
پریونکا انجمن آرا ہی شہ کشور گیر

چاہنی والی زلیخا کیطرح ہین قمر بان
سبکو یوسف سی بہی پیارا ہی شہِ کشور گیر

حاصلِ صنعتِ صورتگرِ ایجاد یہہ ہی
دستِ قدرت کا سنوارا ہی شہِ کشور گیر

جسکی در کی ہین گدا قیصر و اسکندر و جم
وہ شہنشاہ ہمارا ہی شہِ کشور گیر

رخ پر نور سی ہی نورِ سیا و نکا ظہور
عرشِ اعظم کا ستارا ہی شہِ کشور گیر

وہ بہی دن آئین الٰہی کہ کہین ہم ای صدر
آج پہلو مین ہمارا ہی شہِ کشور گیر

غزل

مری دلمین آ او شہِ ہفت کشور
یہی گہر بسا او شہِ ہفت کشور

چمک کر گری خرمنِ دل پہ بجلی
ذرا مسکرا او شہِ ہفت کشور

رقیبونسی یہہ گرمیان ہہی مبارک
اونہین کو جلاؤ شہِ ہفت کشور

چہُری پہیر دو بیگنہ کی سگلے پر
نہ تیوری چڑہاؤ شہِ ہفت کشور

مرا خون حاضر ہی تلوونسی مل لو
یہہ مہندی لگاؤ شہِ ہفت کشور

کہ یہہ برگِ سبز اس گدا کا ہی تحفہ
مرا پان کہاؤ شہِ ہفت کشور

لہو ہو کی بہجائیگا حسد کا دل
نہ اتنا ر ولاؤ شہِ ہفت کشور

غزل

کیا طرحدار ہی سلطان عیت پرور
مہر رخسار ہی سلطان عیت پرور

بکتی ہین حضرت یوسف کیطرح روز حسین
گرم بازار ہی سلطان عیت پرور

خرمن حسرت عشاق کو پامال کیا | برق رفتار ہی سلطان رعیت پرور

عاشق ابروی خمدار گلی کاٹتی ہین | تیز تلوار ہی سلطان رعیت پرور

سر سی پا تک یہی بندہ ہی طلسم قدرت | شان غفار ہی سلطان رعیت پرور

دلبری ناز و ادا حسنکی اللہ ری جوش | بحر ذخار ہی سلطان رعیت پرور

مین تصدق ہو نمین قربان ہون اسیرای صدر

میرا دلدار ہی سلطان رعیت پرور

ردیف غزل ۵۶ الرا ہندی

طرح طرح کی مصیبت ہی بادشا کا بگاڑ | قلق ہی غم ہی اذیت ہی بادشا کا بگاڑ

عذاب ہجر فی برزخ کی شان پیدا کی | ہماری حق مین قیامت ہی بادشا کا بگاڑ

مین مر گیا مگر آرزو کی رہی ویسی
غضب ہی قہر ہی آفت ہی بادشا کا بگاڑ

شب وصال خفا ہو کی سو رہی ہی مجہسی
یہہ ناز ہی کہ شرارت ہی بادشا کا بگاڑ

یہہ روٹھنا یہہ لڑائی ہی میری جانکی تہہ
مین جب تلک ہون سلامت ہی بادشا کا بگاڑ

جو آج روٹھہ گئی ہین تو کل منین گی ضرور
دلیل لطف محبت ہی بادشا کا بگاڑ

یہہ دلبری ہی یہہ شوخی یہہ ناز ہی ای صدر
نہ بغض ہی نہ عداوت ہی بادشا کا بگاڑ

ردیف غزل ۵۷ الزا

اللہ ری آرزوی شہنشاہ سرفراز
دل دوڑتا ہی سوی شہنشاہ سرفراز

باغ جہان بسا ہی بس اس شک باغ سی
ہر پہول مین ہی بوی شہنشاہ سرفراز

موسٰی کیطرح طالبِ دیدار کو غش آئی
سرکی حجابِ روئی شہنشاہِ سرفراز

سورجکی کیا مجال ہی جو ہمسری کری
ذرّہ ہی رو برو ئی شہنشاہِ سرفراز

ذرّہ ہیں کی خاک کا خورشید بنگیا
جو تہا فلک سے کوئی شہنشاہِ سرفراز

جاری ہیں دونو آنکہو نسی نہرِ سیلِ اشک
طوفان ہی جستجوئی شہنشاہِ سرفراز

ای صفدر دل جہان کی حسرت سے بہر گیا
باقی ہی آرزوئی شہنشاہِ سرفراز

غزل ۵۸

بلبلِ دلکو بہت بستانِ خاقان ہی عزیز
مثلِ جنّت سیرِ گل ریحانِ خاقان ہی عزیز

یہہ زلیخا تہی کہ چہٹوا دامنِ محبوب کو
مجہکو اپنی جانسی دامانِ خاقان ہی عزیز

مصحفِ رخ کی زیارت دولت کونین ہی
صورتِ ایمان مجھی قرآنِ خاقان ہی عزیز

طائرِ دلکی اسیری کا یہی ہی سلسلہ
پھر جنون مین گیسوی پیچانِ خاقان ہی عزیز

شوکتِ دار اشکوہ جم کرون اسپر نثار
ایک مین کیا سبکو عظم و شانِ خاقان ہی عزیز

چاند سا موتہہ جس طرف پہیرا اوجالا ہوگیا
ساری عالم کو مہ تابانِ خاقان ہی عزیز

بندی تو کیا ہین خدا پوچھی تو کہہ بیٹھی یہہ صدر
مجھکو جان و دلسی بڑہکر جانِ خاقان ہی عزیز

غزل ۵۹

شوق سی مینی اوٹھا قبلہ عالم کی ناز
جان و دلکی طرح بہا قبلہ عالم کی ناز

چھیڑ چھاڑ اغیار سی رہنی لگی دو دو پہر
ہوگئی کیسی برائی قبلہ عالم کی ناز

کیا ہمارا ہی جگر سہی داغ اوٹھا اینکی لیئ
غیر اوٹھائین ہائی ہائی قبلۂ عالم کی ناز

وصل مین وہ روٹھہ جائین ہین بلائین لونمان ؤ
یون ہین سیدل اوٹھائی قبلۂ عالم کی ناز

صحبت انسان سہی اغماض اللہ ری مزاج
کیسی یون نی اوڑائی قبلۂ عالم کی ناز

وصلمین تیوری چڑہی مجھپر جفا ہون وٹہتہ جاتین
پہر خدا مجھکو دکہائی قبلۂ عالم کی ناز

غیر کا کیا موتہہ جو سہجائی اداؤ دلبری
صفدر نی دلسی اوٹھائی قبلۂ عالم کی ناز

غزل

مہمان ہین جو حضرت سلطان تمام رنو
دیکھا کرو نمین صوت سلطان تمام رنو

مجمع کئی ہوئی ہین حسینان شعلہ رو
رہتی ہی گرم صحبت سلطان تمام رنو

دزات جان کنی مین گذرتی ہی آجکل
شب ہی ہجر فرقتِ سلطانِ تمام رو

کیونکر نہ دن وصال کا روشن ہو مثلِ مہر
رہتی ہی گہر مین طلعتِ سلطانِ تمام رو

بالائی بام صبح سی بکہری ہین اونکی بال
مہکی گی آج نکہتِ سلطانِ تمام رو

تازو ادا مین چار پہر دن ہوا بسر
یکسان ہی شرارتِ سلطانِ تمام رو

ای صدر آرزو ہی کہ دن بہر رہی وصال
مین ہی کرون زیارتِ سلطانِ تمام رو

ردیف غزل السین

جہرمٹ ہی خوبصوتونکا بادشاکی پاس
پریون نی باندہی ہی ہوا بادشاکی پاس

شاید ہمارا خون بہانیکی فکر ہی
گوندہی ہو دہری ہی حنا بادشاکی پاس

راتونکو چہپ کے روز پہنچتا ہی دل وہان
مجہکو کبہی لیکی گیا بادشا کی پاس

بچ جای جان شربت دیدار گر ملی
ہی میری دردِ دلکی دوا بادشا کے پاس

ای دردِ ہجر اسکو نہ پہلو مین ڈہونڈہنا
مدت ہوئی کہ دل ہی مرا بادشا کے پاس

پریونکا ہی ہجوم سلیمانِ عصر پر
کیسا پری بندہا ہی پڑا بادشا کے پاس

ای صدر ابتو دوری محبوب شاق ہی
لیجائی مجہکو جلد خدا بادشا کی پاس

غزل ۶۲

سنگہائی جلد خدا بادشاہ کی بوباس
اوڑا کی لائی ہوا بادشاہ کی بوباس

شمیم باغ سی کیا اوسکا دل شگفتہ ہو
جو سونگہتا ہو سدا بادشاہ کی بوباس

سنا ہی آج ہوا کہانیکو وہ نکلی ہین
ہوا اوڑا کی لی آ بادشاہ کی بو باس

مہک ہی ہی گل و عطر و مشک و عنبر مین
ہماری ماہ لقا بادشاہ کی بو باس

جدہر نکل گئی گلشن مین بلبلین ہو مست
گلو نسی بہی ہی سوا بادشاہ کی بو باس

بٹہا دی تو انہین ای جذب لاکی پہلو مین
ہماری گہر مین بسا بادشاہ کی بو باس

نصیبِ غیر ہی ای صدر کتنی مدت سی
ادہر نہ لائی ہوا بادشاہ کی بو باس

غزل ۶۳

دلمین مچلی ہوئی ہی حضرتِ اختر کی ہوس
جان لی لی نہ کہین صلتِ اختر کی ہوس

بزم حور اسی بہی گہبرا کی نکل آونگا
رہنی دیگی نہ کہین صحبتِ اختر کی ہوس

واعظو سورت یوسف کی قسم کہاتا ہون
سیری ملین ہی فقط صورت اختر کی ہوس

باغ جنت ہو کہ دوزخ ہو گنہ ہو کہ ثواب
میرا ایمان ہی بس حضرت اختر کی ہوس

خاک تربت پہ مرے حسن کے بجلی چمکی
ایک اک ذرّے کو ہی طلعت اختر کی ہوس

جس جگہہ دیکہی عشاق کا ہنگامہ ہی
سیکڑون دل ہین اور اک الفت اختر کی ہوس

کسطرح جیر کی پہلو مین دکہاؤن ای صدر
خون دل بنکی رہی حضرت اختر کی ہوس

غزل ۶۴

نہ دل دکہاؤ مرا بس خدیو گیہان بس
یہہ ظلم تا بکجا بس خدیو گیہان بس

تڑپ بہی دیکہہ چکی خوب نیم بسمل کے
لگاؤ تیغ جفا بس خدیو گیہان بس

نہ سونہہ چھپاؤ کہ مین ہون تمہارا محرم راز — کہان تلک ہے حیا بس خدیو گیہان بس

گھڑی گھڑی کی شرارت سے جان بلب ہون مین — دکھائی خوب ادا بس خدیو گیہان بس

ہمارا طائر دل ہو چکا اسیرِ بلا — سمیٹو زلف سا بس خدیو گیہان بس

مری گناہ کرو پاک آب رحمت سے — مین شرمسار ہوا بس خدیو گیہان بس

بہت دنون تو رہا امتحان الفت صدر
کہین قدم نہ ڈگا بس خدیو گیہان بس

ردیف غزل ۶۵ الشین معجمہ

ہر گدا و بادشاہی قبلۂ عالم سی خوش — بندی تو کیا ہین خدا ہی قبلۂ عالم سی خوش

رائج دین قوت اسلام رونق شرع کے — شافع روز جزا ہی قبلۂ عالم سی خوش

شیعیٔ پاک آبروی شیعیان آلِ رسول
روحِ شاہِ لافتیٰ ہی قبلۂ عالم سی خوش

ذاکر و مدّاح و ماتم داروں کی مجلسی
خامس آلِ عبا ہی قبلۂ عالم سی خوش

ساکنان لکھنؤ کیا جزو کل کی ہین مراد
کسقدر خلقِ خدا ہی قبلۂ عالم سی خوش

جامۂ خلق و مروّت قطع انپر ہو گیا
سبز پوشِ مصطفیٰ ہی قبلۂ عالم سی خوش

کیا عجب اس سال عودِ سلطنت ای صدر ہو
صدر آرائی دعا ہی قبلۂ عالم سی خوش

غزل

جہان دیکھو وہان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش
ہر اک دلمین نہان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

چمن شاداب گل پہولے ہین شوق روی رنگین ہین
بہار بوستان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

اجل تو ٹہن چکی تہی حسرتِ دیدار نی وکا
بقائی روح وجان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

نہ پوچہو کسلئی مین تلملاتا ہون تڑپتا ہون
مری دل سی عیان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

سنبہالا آرزو جب گر ایا ضعفِ پیری نی
عصائی ناتوان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

لہو آنکہون سی بہتا ہی کلیجہ پہٹ پہٹ آتا ہی
نہان ہی اور عیان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

فقط ہم آرزوی وصل پر ای صدر جیتی ہین
تنِ بیجان کی جان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

ردیف — غزل — الصاد

دل ہی وہی کہ ہی جسی سلطانسی اختصاص
یارب بڑا ہا فقیر کی سلطانسی اختصاص

سنکر نکیر سی یہی مین کہدونگا قبر مین
کیا پوچہتی ہو ہی مجہی سلطانسی اختصاص

چھوٹون تو مرکی مین قدم پاک سی چھٹون
بس عمر بھر یہ مین ہی تُسلطانسی اختصاص

بستر کئی ہی سائلِ وصل آستان پہ
پیدا کیا فقیر نی تُسلطانسی اختصاص

ذرات گرد پھرتی ہی جا جا کی میری روح
ولکی طرح ہوا اسی تُسلطانسی اختصاص

آنکھون مین ہی گذر تو مری پلین ہی جگہہ
ان سے وزون ہٹین ہی ہوئی تُسلطانسی اختصاص

وہ گل مین بلبل اور وہ صنوبر مین فاختہ
کیونکر نہ صدر ہو جھی تُسلطانسی اختصاص

غزل

کوندتی ہی ق یا ہی صحبتِ اختر مین رقص
شوخیان کرتا ہی طبع حضرتِ اختر مین رقص

دل تڑپتا ہی پھڑکتا ہی جگر بسمل کیطرح
راتدن مین دیکھتا ہون فرقتِ اختر مین رقص

وجد کرتی ہی ہمارے روح بزمِ خاص مین
یہہ پری بہی سیکہتی ہی خلوتِ اختر مین رقص

سر پہرا یا گردشین دین ڈال تہ و بالا کیا
دورِ گردون نے دکہایا الفتِ اختر مین رقص

بسملون پر لوٹتی ہین بسملانِ تیغِ ناز
حشر برپا کر رہا ہی صحبتِ اختر مین رقص

ناچنی آتی اگر زہرہ تو مین منہہ پہیر لون
کب پسند آتا ہی دلکو فرقتِ اختر مین رقص

یا خدا پہر جائین برگشتہ مقدر کی نصیب
صدر بہی دیکہی کسیدن صحبتِ اختر مین رقص

ردیف الضّاد — غزل ۶۹

عشّاق کو محبتِ شاہِ زمان ہی فرض
شوقِ وصالِ حضرتِ شاہِ زمان ہی فرض

معشوق مجہکو یوسفِ ثانی عطا ہوا
حقّا کہ عشقِ صحبتِ شاہِ زمان ہی فرض

کافی ہی مجھکو حکم اولی الامر کی دلیل
بعدِ رسول طاعتِ شاہِ زمان ہی فرض

ایمان میرا مصحفِ رخسار کی ہی سیر
دیدارِ حسن صورتِ شاہِ زمان ہی فرض

واجب تمہین نماز کا گھٹا ہی واعظو
مجھکو بھی داغِ الفتِ شاہِ زمان ہی فرض

تکلیف ہو کہ عیش ہو صحت ہو یا مرض
ہر حال مین اطاعتِ شاہِ زمان ہی فرض

ای صدر دونو ہاتھ رہین سوئی حق بلند
ہر دم دعای دولتِ شاہِ زمان ہی فرض

غزل

کسی سی کام ہی کیا شہریار سی ہی غرض
پس خدا بخدا شہریار سی ہی غرض

اجل بھی آئی تو سمجھون اوسی بھی نا محرم
کہ مین ہون اہلِ وفا شہریار سی ہی غرض

یقین

یقین ہی حشر مین ہو میرا حشر ساتہہ اونکی
مجہی تو صبح و مسا شہریار سی ہی غرض

ملک سے جن سی بشر سی مجہی نہین مطلب
خدا سی کام ہی یا شہریار سی ہی غرض

لحد مین حشر مین برزخ مین باغ جنت مین
ہر اک جگہہ بخدا شہریار سی ہی غرض

گری ہوئی ہین لگا ہونسی سب امیر و فقیر
مین ہون انہین کا گدا شہریار سی ہی غرض

خدا ہی پوچہی تو ای صدر صاف یہہ کہدون
تری تلاش ہی یا شہریار سی ہی غرض

ردیف الطا — غزل

خدا کری مری پاس آئی بادشاہ کا خط
پیامبر مجہی دیجائی بادشاہ کا خط

کڑہی اوتار کی سونیکی وون انہی انعام
پیامبر سی جو ہاتہہ آئی بادشاہ کا خط

گہنیں سیاتھہ چلی وہ جواب نامۂ شوق
جواب نامہ ہی ہوجائی بادشاہ کا خط

پیامبر صفت جبرئیل نازل ہو
مین سمجھون وہی اگر آئی بادشاہ کا خط

ملونگا مین ہاتھہ پہ آنکہین قدم پہ سر رکہون
جو نامہ بر مجھی پہنچائی بادشاہ کا خط

ہزار بار سنون پہر نہ سیر ہو نیت
یہی کہون کوئی دوہرائی بادشاہ کا خط

رہی کبہی مری سر پہ کبہی کلیجہ پہ
جو اکی صدر ادہر آئی بادشاہ کا خط

غزل

ہی زندگی کی حلاوت جہان پناہ سی ربط
عجب مزی کی ہی نعمت جہان پناہ سی ربط

ہمارا دل دل اطہر مین راہ کرتا ہی
بڑہا رہی ہی طبیعت جہان پناہ سی ربط

اک نگاہ ہی عاشق کی دوست دشمن پر
رقیب سی ہے عداوت جہان پناہ سی ربط

غبار ہوکی رسائی کرا ونکی دامن تک
ہی امتحانِ مروت جہان پناہ سی ربط

خدا نصیب کرے حشر بہی مرا ونسی
نہ جائی تا بہ قیامت جہان پناہ سی ربط

الٰہی جذبۂ دلمین اثر ہو خاطر خواہ
بڑہا رہی کسی صورت جہان پناہ سی ربط

وہ بوالہوس ہین جو مرتی ہین مال پر ای صدر
کہ دل غنی کی ہی دولت جہان پناہ سی ربط

ردیف الظاء غزل ۴۳

کیا کہون جو کچہہ اوٹہایا الفتِ اختر مین حظ
مثل حظِ نفس پایا الفتِ اختر مین حظ

ذائقہ اوترا ہوا ہی رہ وجمن ملمین مزا
خانۂ تنمین سمایا الفتِ اختر مین حظ

حظِ دُنیا سی نکیونکر ہو وہ دل برجستہ
جسکی دلنی خوب اوٹہایا الفتِ اختر مین حظ

تو یہہ نعمت ہی خداداد ای ولش خوارانِ عشق
منّ و سلویٰ ہنکی آیا الفتِ اختر مین حظ

زندگی بہر یہہ حلاوت یہہ مزا باقی رہا
جان ہاتہہ آئی کہ پایا الفتِ اختر مین حظ

زانوی محبوب پہ سر تہا جو نکلی تنسی جان
بعدِ مردن بہی اوٹہایا الفتِ اختر مین حظ

صدر مجہکو زندگی کا حظ خدانی دیدیا
انتہا سی بڑہ کی پایا الفتِ اختر مین حظ

غزل

چراغِ راہِ اطاعت ہی بادشا کا لحاظ
فروغ نورِ حقیقت ہی بادشا کا لحاظ

ادب ہاتہہ سی جائے وصال ہو کہ فراق
کہ امتحانِ محبت ہی بادشا کا لحاظ

مجال

مجال کیا ہی جو چار آنکھہ کر کی بات کرین ۔ میان خلوت و جلوت ہی بادشا کا لحاظ

بلائین لین نہ گلیسی لگایا صبح تلک ۔ شب وصال قیامت ہے بادشا کا لحاظ

ادب شناس کو گستاخیون سی کیا حاصل ۔ کہ دوستی کی علامت ہے بادشا کا لحاظ

مذاق بوس و کنار و وصال کہو بیٹھی ۔ ادب ہی یا کہ یہہ حسرت ہے بادشا کا لحاظ

خلاف وضع نہ گستاخیان کرای دل صدر
کہ مقتضائی اطاعت ہی بادشا کا لحاظ

ردیف غزل العین

اللہ اللہ نازنینونمین ہی سلطان شمع ۔ چاند تارونکا ہی حسینونمین ہی سلطان شمع

لوگ آ کی بیٹھی ہین دو انونکی صحوت حسین ۔ دیکہون محفل نشینونمین ہی سلطان شمع

اقتباسِ نورِ اختر سی نگیون جلکین حسین
ابتلک ان مہ جبینونمین ہے سلطانئ شمع

ابتداسی آجتک چمکاہوا ہی نورِ حسن
ساری شیشیون پیشینونمین ہے سلطانئ شمع

مثلِ پروانہ گری پڑتے ہین محبوبانِ خلق
واہ کیا ان نازنینونمین ہے سلطانئ شمع

رونقِ دنیا جہانکی زیبِ عالم کا فروغ
ان مکانونکی مکینونمین ہے سلطانئ شمع

نورِ اسماسی ردیفین مطلعِ انوار ہین
صدرِ غزلونکی زمینونمین ہے سلطانئ شمع

غزل

آج ایہی سی ہی خیالِ حضرتِ اختر شروع
پہرتی سرسی ہی جوشِ الفتِ اختر شروع

حوصلی پوری نہوئی پائی ہنگامِ وصال
رات گذری پہرہی صبحِ فرقتِ اختر شروع

تخت پر یونکی پرستانسی چلی آتی ہین آج
نور منزلمین ہی شاید صحبت اختر شروع

دیکھتی کیونکر بسر ہوتی ہی تنہائیکی رات
شام سی ہی آج یاد حضرت اختر شروع

ابتدا سی چودہوین کے چاند کی صورت ہے دہوم
کون کہتا ہی کہ اب ہے شہرت اختر شروع

کہدو نسہرہ سی کہ حاضر ہوے مجری کی لیئی
ناچ گانا ہی برائی صحبت اختر شروع

صدر جان زار اب بچتی نظر آتی نہین
دلمین ہی درد فراق حضرت اختر شروع

ردیف الغین غزل

بزم عالم مین ہی گہر گہر شہ دورانکا فروغ
مہر و مہ کی ہی برابر شہ دورانکا فروغ

اوسکو ہر ماہ ہی نقصان اسکی ہر روز زوال
چاند سورج سی ہی بڑہکر شہ دورانکا فروغ

شمع ہی لکھنو کی ملکِ دوگاہی چراغ
بزم بزم اور ہی گہر گہر شہِ دوراں کا فروغ

ظلمتِ دہر ہی پہ نور جمالِ رخ سی
ہفت انجم سی ہی بہتر شہِ دوراں کا فروغ

پرتوِ نور سی روشن ہی جنوب اور شمال
مثلِ قطبین ہے برتر شہِ دوراں کا فروغ

لاکھہ ظلمت ہے رہا ئل نہ رو کی مثل نگاہ
پردی بیچ ویسی ہی باہر شہِ دوراں کا فروغ

مطلعِ مہر جہانتاب ہی یہہ دل ای صدر
میری گہر مین نہو کیونکر شہِ دوراں کا فروغ

غزل

مین کیا کہون کہ ہی کیسا جہان پناہ کا باغ
نون بہشت ہی گویا جہان پناہ کا باغ

روش روش ہی حسینانِ سبزہ رنگ کی زیب
سر بسر ہی سراپا جہان پناہ کا باغ

جب آ کی دیکھی شمشاد قد ٹھلتی مین
بنا ہی گلشن طوبا جہان پناہ کا باغ

گیا زمین سی سوی تی خلد گلشن شداد
مگر بہشت سی اترا جہان پناہ کا باغ

بہشت زیب فلک بیہہ زمین کی رونق
خدا کا باغ ہی بس یا جہان پناہ کا باغ

نئی چمن نئی گلبن نئی گل و بلبل
ہی جائی سیر تماشا جہان پناہ کا باغ

ہوا علاج مریضان ہجر ہی ای صدر
جہا نمین ہی مسیحا جہان پناہ کا باغ

ردیف غزل الفا

دل ہمارا اوڑتا ہی جانعالم کیطرف
سچ ہی جذب کہربا ہی جانعالم کیطرف

انقلاب آسمانی کروٹین بدلا کری
خالق ارض و سما ہی جانعالم کیطرف

شکوۂ دردِ دلِ عاشق کوئی سنتا نہیں | جسکو دیکھو بولتا ہی جانِ عالم کیطرف

خال و گیسو کی ہوا مین کیون نہ مرغِ دل اڑے | دام و دانہ ایکجا ہی جانِ عالم کیطرف

بندۂ زر کو مبارک ہووی دولت کی ہوس | دل غنی اہلِ وفا ہی جانِ عالم کیطرف

حورِ جنت بہی نہ آج آئی ہماری سامنی | جذبۂ دل لیچلا ہی جانِ عالم کیطرف

رنج و غم درد و مرض کو پاؤن ہیرنا ہی محال
صدر انبوہِ دعا ہی جانِ عالم کیطرف

غزل

شگفتگی طبیعت ہی شہریار کا وصف | بہارِ باغِ فصاحت ہی شہریار کا وصف

زبان بان ہی بیانِ ثنای حسن و جمال | مذاقِ عشق و محبت ہی شہریار کا وصف

جہان سنو یہی چرچا یہی ہی افسانہ — ہر ایک بزم کی زینت ہی شہریار کا وصف

ثنائی حور کرہ میری سامنی واعظ — مجھی بہشت کی نعمت ہے شہریار کا وصف

ثنائی حسن کا شہر و نہین پڑگیا سکہ — جگہہ جگہہ سر صحبت ہے شہریار کا وصف

کہان زبان جو مدح جمال و حسن کرن — طلسم و فتر قدرت ہے شہریار کا وصف

ثنائی حسن نے شیرین زبان کیا ای صمد — نبات و قند کی لذت ہی شہریار کا وصف

ردیف غزل القاف

راتدن شام و سحر ہی حضرت اختر کا شوق — زندگی کی ہی حلاوت وصلت اختر کا شوق

ای مہ تابان چمک کر آ نہ میری سامنی — روز اول سی ہی مجھکو طلعت اختر کا شوق

آرزو یہہ ہی کہ گلدستہ بنی فردوسکا
کسقدر رہی لکو داغ الفتِ اختر کا شوق

بنکی پروانہ پہنچا ہی ہمارا مرغِ روح
شمع ویون کیطرح ہی صحبتِ اختر کا شوق

یہہ ارادہ ہی کہ تنہائیمین رازِ دل کہون
ایک مدت سی ہی مجہکو خلوتِ اختر کا شوق

آنکہہ اوٹہا کر ہی نہ دیکہین وہ ہلال عیدکو
بہر گیا ہی جنکی دلمین رویتِ اختر کا شوق

سورۂ یوسف کا رہتا ہی وظیفہ صدر کو
اللہ اللہ نورو حسنِ صورتِ اختر کا شوق

غزل ۸۳

دلمین سوجین کر رہا ہی قبلۂ عالم کا عشق
مثلِ دریا بڑہ گیا ہی قبلۂ عالم کا عشق

آبلی دلپر کسیجا ہین کہین گلہای داغ
واہ کیا پہولا پہلا ہی قبلۂ عالم کا عشق

ذائقہ دلسی ترش بانٹ نہین سکتا کبھی
کیا کہون کیا با مزا ہی قبلۂ عالم کا عشق

گلشن عالم مین لہرائی محبت کے ہوا
صوت بوجا بجا ہی قبلۂ عالم کا عشق

رفتہ رفتہ یہہ مجازیسی حقیقی ہوگیا
واہ کیا نام خدا ہی قبلۂ عالم کا عشق

کردیا سرشار آغازِ محبت نے مجھی
ابتدا کی انتہا ہی قبلۂ عالم کا عشق

کیون نہوای صدر طرز عاشقانہ شعر مین
شوخیِ طبع رسا ہی قبلۂ عالم کا عشق

غزل ۸۳

حسین مرتی ہین ایسا ہی بادشا معشوق
خدا کی نور کا پتلا ہی بادشا معشوق

مجھی پریسی غرض ہی نہ حورسی مطلب
مین اسکا شیفتہ میرا ہی بادشا معشوق

کہاں نہیں یوسف کے چاہنی والے
زمانہ مثل زلیخا ہی بادشا معشوق

اداو دلبری و ناز کا مرقع ہی
جو دیکھی تو سراپا ہی بادشا معشوق

کہیں ہی یوسف کنعان کہیں سلیمان ہی
عزیز خلق ہمارا ہی بادشا معشوق

خدا نی آپ سنوارا ہی ست قدرتسی
دولہن بنی ہوئی ہی بنی ہی بادشا معشوق

ہر ایک نغم میں ہر انجمن میں چرچا ہی
کہ صفدر عاشق وشیدا ہی بادشا معشوق

ردیف کاف تازی غزل

منہہ دکہلاؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک
جہہ سی شرماؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

روز راہ ہوتمہیں تکتی ہیں میری آنکہیں
سچ کہو آؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

کی

کسی کروٹ کسی پہلو نہین آتا آرام
ہمکو تڑپاؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

نگہہ شوق سوی ورہی تو دم آنکہونمین
راہ دکہلاؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

خانۂ تن یوہین اکروز اُجڑ جائیگا
آفتین ڈہاؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

میری گہر مین اگر آنیکی قسم کہائی ہے
وہین بلواؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

سہتی سہتی ستم ہجر لہو ہی دل صدر
رحم فرماؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

غزل

باغکی پہولونمین ہے گلروی سلطانکی جہلک
سنبلستانمین بسی ہی موی سلطانکی مہک

غنچمین آنکہین کہل گئین سونگہی جو زلف مشکبو
بنگئی ہی نخلچہ گیسوی سلطانکی مہک

پہلوی عاشقکی زینت وہ گل رخسار ہے
آجتک دلمین بسی ہی وہی سلطانکی مہک

خوب لوٹی راستونمین کاروان بوی مشک
رہزنی کرنی لگی گیسوی سلطانکی مہک

باغکی پہولونمین سنبل مین ہوامین شکمین
ہر جگہہ ہی لف عنبر بوی سلطانکی مہک

سارا کلکتہ بسایا بوی مٹیا برج نے
ہر گلی کوچےمین پہنچی کوی سلطانکی مہک

ایکدن تو اسطرفکی بہی ہوا ای صدر ہو
آئی لہراتی ہوئی گیسوی سلطانکی مہک

غزل ۸۶

گلونسی بڑہکی مرا بادشاہ ہی نازک
سنبہل کی چلیو صبا بادشاہ ہی نازک

ہماری خشتی نکو تلونمین ملدی مشاطہ
نہوگی تاب حنا بادشاہ ہی نازک

نگاہِ شوق نکر گرم جوشیان اتنی
کہ بوئی گل سی سوا باد شاہ ہی نازک

ہوائی بوسہ سے مرجہائینگی گل رخسار
خدا گواہ کہ کیا باد شاہ ہی نازک

خرام ناز ہی منظور خانہ باغ مین آج
تہم ای نسیم صبا باد شاہ ہی نازک

شمیم گلسی یہہ کہد و کہ شوخیان نکرے
ملک دماغ مرا باد شاہ ہی نازک

ہوائی وصل مین آہین نہ کہینچ ای دلِ صفدر
برنگِ موج ہوا باد شاہ ہی نازک

ردیف غزل الکاف فارسی

مجہکو قسمت نے بسایا جانِ عالم سی الگ
مینی گہر رہنی کو پایا جانِ عالم سی الگ

سیکڑون پہلو ہزار دن کروٹین بدلا کیا
چین اک دم بہر نہ آیا جانِ عالم سی الگ

زیب و زینت آپ دانہ اور ہنسنا بولنا
میری دلکو کچھ نہ بہایا جب نعالم سی الگ

اک نظر دیکہا نہ مروقت بھی رہ گئے حبیب
موت کا پیغام آیا جب نعالم سی الگ

کس طرح کروٹ مین بدلون پڑ گئے ہیلو مین ٹیس
درد دل نی آدبایا جب نعالم سی الگ

کل تو بسمل کی تڑپیسی بنگئی تہی جان پہ
آج پہر دل تلملایا جب نعالم سی الگ

صدمہ دوری قلق تنہائیکا دل پہ ہی صدمہ
کیسا کیسا غم اوٹہایا جب نعالم سی الگ

غزل

بہار باغ نیچہ چہایا ہی شہر یار کا رنگ
قبائی گلمین سمایا ہی شہر یار کا رنگ

مٹی ہوئی ہین حسینونکی رنگ بدلیسے
خدا نی خوب جمایا ہی شہر یار کا رنگ

ہر اک نسیم میں شہرت ہر انجمن میں ہے جوم
جما ہوا نظر آیا ہے شہر یار کا رنگ

گہر دو نو وقت شفق پہولتی ہے گردون پر
سحر پہ شام پہ چہایا ہے شہر یار کا رنگ

بہار لالہ و گل ہے چمن چمن پیدا
کہ باغ میں بہی رچایا ہے شہر یار کا رنگ

شفق میں لالی میں یاقوت لعل و مرجان میں
ہزار اد اسی سمایا ہے شہر یار کا رنگ

اوتر گیا ہے لگا ہونسی رنگ گل ای صدر
خدا نی جیسی دکہایا ہے شہر یار کا رنگ

ردیف غزل اللام

ہی مثل قصر حور اختر کی نور منزل
فردوس کا ہے نقشا اختر کی نور منزل

دیوار و در مطلا نقش و نگار تحفہ
پر نور ہے سراپا اختر کی نور منزل

ہر بیل ہی طلائی ہر بوٹی کیمیائی
اکسیر کا ہی نسخا اختر کی نور منزل

کیا ہی سجی سجائی گویا دلہن بنائی
ہی شاہد تمنا اختر کی نور منزل

ہی نور کی سفیدی جسمین جل ہین موتی
آئینہ سی مصفا اختر کی نور منزل

یاقوت لعل و مرجان دیوار و در مین رخشان
پہنی ہوئی ہی گہنا اختر کی نور منزل

صدر اور جان عالم یارب یہان ہون باہم
ہو جائی صدر آرا اختر کی نور منزل

غزل

مہتاب ہی کب حضرت اختر کی مقابل
خورشید نہین صورت اختر کی مقابل

اندر کی اکہاڑی کی سنا کیجئی شہرت
آئی تو کبہی صحبت اختر کی مقابل

واعظ نہ بیان کر سحرِ باغِ جناںکا
کب ہی سحرِ وصلتِ اختر کی مقابل

ذرات چلی شمس و قمر کات کے راہین
اٹھی نہ کبھی طلعتِ اختر کی مقابل

پہولونمین یہہ بو ہی چمن مین دلہنا ہین
مہکی نہ مہک نکہتِ اختر کی مقابل

مست مست گئین وہ نہین حسینونکی نمودین
ٹھیرا نہ کوئی شہرتِ اختر کی مقابل

ای صدر نہ غلمان ہین نہ حورین ہین نہ پریان
ہی کون حسین حضرتِ اختر کی مقابل

غزل ۹۱

اُمنڈ آیا سمندر یا کہ آیا بادشاہ پر دل
محبت آزمائی آزمایا بادشاہ پر دل

نثار اوس شمع خوبی پر ہا مانندِ پروانہ
مین وہ دلسوز ہون حسنی جلایا بادشاہ پر دل

کئی دنسے مری پہلومین وہ اُٹھتا ہے رہ رہ کر
الٰہی خیر ہو پھر تلملایا بادشاپر دل

وہ اک تیر کھائی دلبر کی برچھیان کھاتین
مین ہین تھا اہل دل جسنے کھایا بادشاپر دل

چلی آتی ہین ٹکڑی سیر دل کی بہکی اشکونین
بنا کر خون آنکھونسے بہایا بادشاپر دل

لہو ہو کر بہا ٹڑپا جلا زخمی ہوا پھر کا
ہماری طرح کسنے آزمایا بادشاپر دل

کسی کروٹ کسی پہلو نپائی صدر نے راحت
قرار آتا نہین جبسے نسے آیا بادشاپر دل

غزل ۹۲

یہہ تن مرمٹا ہی خاکسار اے شاہ دریا دل
نہ ضایع ہو مرا مشت غبار اے شاہ دریا دل

لگا دو تاک کر تیر نگہہ بس طایر دل پہ
تمہاری سامنی ہی یہہ شکار اے شاہ دریا دل

پہلو

چلو گلگشت گلشن کو یہ موسم ہی غنیمت ہے | چمن میں تنگ لاتی ہی بہار ایستادۂ دریای دل

مری فرد گنہ پر ابر رحمت جھوم کر برسی | کہ یہ سونکا ہو نہیں امیدوار ایستادۂ دریای دل

وفاداروں کی تربت ہی دامن جھاڑ کے اٹھو | لگا لیجاؤ تھوڑا سا غبار ایستادۂ دریای دل

تمہیں منصف ہو میں کیونکر نہ رووں خون آنکھوں سی | طبیعت پہ نہیں ہی اختیار ایستادۂ دریای دل

خدا کیواسطی اب صدر کی پہلو میں آ بیٹھو
بہت دنسی ہی دل امیدوار ایستادۂ دریای دل

غزل ۹۳

خدا کیواسطی صورت دکہاؤ آئینۂ عادل | میں مرتا ہوں جو آتا ہو تو آؤ آئینۂ عادل

بہو ونمیں پڑ گئے ہیں بل تو پلکوں کو نہیں جنبش دو | کبھی تیغیں کبھی چھریاں لگاؤ آئینۂ عادل

چمک دانتونکی بجلی بنکی کوندی خرمن دل پر
ذرا ہم ہی تو دیکہین مسکراؤ آیشۂ عادل

بجای بخیہ و مرہم نمک زخمو نمین بہرتے ہو
نہ اس دکھتی ہوتی دلکو دکہاؤ آیشۂ عادل

ہماری سامنی بہی میان گہرتی ہو غیرونسے
ہمین جلنی کی قابل ہین جلاؤ آیشۂ عادل

شب فرقت مین وناکسکی عقبی بخشواتا ہی
بلاسی مرثیہ پڑہکر رلاؤ آیشۂ عادل

ازبسکہ خانۂ دل صدر کا بس گہر تمہارا ہی
سمجھکر نور منزل اسمین آؤ آیشۂ عادل

غزل ۹۴

جلاتی آئینۂ دل ہی شہر یار کا وصل
زہی نصیب کہ حاصل ہی شہر یار کا وصل

ہماری ناخن تدبیر گہس گئی آخر
عجیب عقدۂ مشکل ہی شہر یار کا وصل

مسافران محبت جہان بہکتی ہین
وہ راہ سخت وہ منزل ہی شہریار کا وصل

امید وار گلا کاٹ ڈالیگا اکدن
ہماری جانکا قاتل ہی شہریار کا وصل

حسین کیا کہ پریزاد ہوگئی تسخیر
طلسم سحر کہ عامل ہی شہریار کا وصل

خداگواہ کہ دل روشن اور گہر روشن
تجلی مہ کامل ہی شہریار کا وصل

الٰہی صدر کی ہوش و حواس ہون پہر جمع
کہ زیب و زینت محفل ہی شہریار کا وصل

ردیف غزل ۹۵ المیم

حسین و نوجوان سلطان عالم
مراد عاشقان سلطان عالم

رہا کرتی ہین پریان آستان بوس
سلیمان زمان سلطان عالم

دمِ گلگشت گل پہولی ہزارون | بہارِ بوستان سلطان عالم
وہین پیچل مچی ای جذبۂ دل | کہ رہتی ہین جہان سلطان عالم
رقیبون پر بہی چمکی تیغِ ابرو | چڑہاؤ تیوریان سلطان عالم
بہری پہولونسی میرا دامنِ شوق | کبہی ہو گلفشان سلطان عالم

خداہی مہربان ای صدر اوسپہر
جدہر ہی مہربان سلطان عالم

غزل ۹۶

اقرارِ وصل پر یہہ تکرار جانِ عالم | اک بات پر ہین تنتو انکار جانِ عالم
موسی کیطرح فوراً غش کہا گرے زمین | چمکاؤ برقِ نورِ رخسار جانِ عالم

منظور

منظور ہی جو محوِ ابرو کا خون بہانا
کیا دیکھتی ہو کھینچو تلوار جانِ عالم

ہر داغ دل ہرا ہی ہر آبلہ بھرا ہے
پھولا پھلا ہی میرا گلزار جانِ عالم

اک دم کا ہوں مسافر سر پہ ہے موت حاضر
دکھلاؤ وقت آخر دیدار جانِ عالم

بالائی بام آکی نالی سنو ہمارے
پھکتا ہی صور زیرِ دیوار جانِ عالم

دل صدر کا حزیں ہے تاب اب اسی نہیں ہے
کب تک رہوگی مجھسی بیزار جانِ عالم

غزل ۹۷

یہہ قہر و غضب بس تا بکجا ای خسرو کیکاؤس حشم
لو رحم کرو ہی رحم کی جا ای خسرو کیکاؤس حشم

ہی کشتۂ ابروسرِ کف اب مشتاق شہادت موت طلب

کیا دیر ہی کہینچو تیغ جفا آخر و کیکاؤس حشم

للہ نہ مجہسی چال کرو موجود ہون مین پامال کرو

منہدی نہ لگاؤ بہر خدا آخر و کیکاؤس حشم

بدلی مین قمر کب سی ہی نہان اندہیر ہی سی نظر مین جہان

لو منہ سی اوٹہاو نقاب ذرا آخر و کیکاؤس حشم

کنگہی ہی ابہی راحت کی مخل ہر لٹ مین لٹکی ہین سیکرون دل

رہنی دو یو ہین گیسوی رسا آخر و کیکاؤس حشم

غیرونسی نہ ہنسکی رولاؤ مجہی مرتا ہون یو ہین نہ ستاؤ مجہی

سچ کہدو یہہ کسنی سکہائی ادا انجم رو کیکاؤس حشم

تو صدر کا گہر آباد کرو ناشاد و حزین کو شاد کرو

مت اب ہو عاشق سی جدا انجم رو کیکاؤس حشم

غزل ۹۸

عدمسی آئی ہین قالبوئی یار مین ہم
الجہہ گئی خم گیسوئی شہر یار مین ہم

وفا شعار ونکی مٹی عزیز کرا لچرخ
کہ خاک ہوگئی ہین کوئی شہر یار مین ہم

نہ یہہ بہشت کی نکہت نہ حور کی ہی مہک
فقط بسی ہوئی ہین بوئی شہر یار مین ہم

سمجہتی ہین اسی محراب کعبۂ امید
جہکی رہی خم ابروئی شہر یار مین ہم

لبونپر آکی یہہ کہتا ہی مجہسی ان ایہرا
یہانسی جا ئینگی پہلوئی شہر یار مین ہم

پکارتا ہی گہر گہر یہی کرشمۂ حسن | بہت دنونسی ہین قابوی شہریار مین ہم

بغیر روز قیامت نہ اوٹہینگی ای صدر
سکہ آپڑی ہین یہان کوی شہریار مین ہم

غزل ۹۹

آجکل شوق وصال بادشاہی صبح و شام
جاگتی سوتی خیال بادشاہی صبح و شام

چاند سوجکی نکلنی سی یہہ ثابت ہوگیا
جلوۂ نور جمال بادشاہی صبح و شام

آفتاب حشر کی صورت نہین اسکو زوال
اوج روی باکمال بادشاہی صبح و شام

نور صبح رخ سواد شام گیسوکی ہہی دہوم
ہر جگہہ حاصل مثال بادشاہی صبح و شام

نور و ظلمت پہ نہین موقوف ابرو کی چمک
ایک صورت پہ ہلال بادشاہی صبح و شام

پاؤن نہین منہدی و ہان ہاتی ہین ادا و نوقت
اسطرف دل پائمال بادشاہی صبح و شام

اے غم دنیا دلِ صدرِ حزین کو چھوڑ دے
اندنون فکرِ وصالِ بادشاہی صبح و شام

غزل

نہ تم پہلو مین بیٹھے آجتک اے قبلۂ عالم
مٹی کیونکر مری دل کی دھڑک اے قبلۂ عالم

بسی ہے بوئے سنبل آجکل بوئے عروسی مین
جدہر دیکھو دلہن کی ہے مہک اے قبلۂ عالم

تمہاری آنکھہ پھرتی ہے نہ مانہ پھر گیا جھسے
نظر آتا ہے برگشتہ فلک اے قبلۂ عالم

مجھے حیرت ہے ناحق لوگ اسے بجلی سمجھتے ہین
ہے میری آہ سوزانکی چمک اے قبلۂ عالم

دلِ مجروح تڑپا کر کہان جاتے ہو پہلو سے
نہ چھڑکو میری زخمون پر نمک اے قبلۂ عالم

غضبکی چوٹ کہائی ہی بلا کا تیر کہایا ہے
مری دل میں ہی بسمل کی پہڑک اتی قبلۂ عالم

ندیکہا چاند سا موہنہ چاندنی نی صدرکو مارا
نظر آتی ہی زخمو نمین چمک ای قبلۂ عالم

ردیف غزل النّون

نورِ داور خلیفۃ الرّحمان
سب سی بہتر خلیفۃ الرّحمان

ظلمتِ دہر مین اوجالا ہی
مہرِ انور خلیفۃ الرّحمان

گردہی فوج حسن رعنائی
زیب لشکر خلیفۃ الرّحمان

صدفِ قدرتِ خدا ہی گواہ
پاک گوہر خلیفۃ الرّحمان

سایۂ رحمتِ الٰہی ہے
بندہ پرور خلیفۃ الرّحمان

خسرو و کیقباد ہین کیا مال | سب کا افسر خلیفۃ الرحمان

صدر کیونکر نہ افتخار کرے
میرا اختر خلیفۃ الرحمان

غزل ۱۰۲

ہماری دل پہ ہی قابو ئی سلطان | بنا ہی تکیہ پہلوئی سلطان

ہوائی معرفت نی گل کہلائی | مہکتی ہی چمنمین بوئی سلطان

مرا دل کوئی جا کر بیچ لائے | سنا ہی گرم ہی اردوئی سلطان

سہ نو کی حقیقت کہل گئی آج | مقابل ہو گئی ابروئی سلطان

نہ کعبہ سی نہ بتخانی سی مطلب | توجہ ہی ہماری سوئی سلطان

جو لہرایا ہمارا طائرِ دل | تو بل کرنی لگی گیسوی سلطان

الٰہی اب ہو روشن دیدۂ صدر
نظر آجای نورِ روی سلطان

غزل ۱۰۳

عاشق گیسوی خمدار ہون ای ناصر دین | مین بہی اک تازہ گرفتار ہون ای ناصر دین
قتل کیواسطی منگواؤ دو دھاری تلوار | کشتۂ ابروی خمدار ہون ای ناصر دین
لاکہہ چاہا کہ کرون ضبطِ غمِ تنہائی | دل کی ہاتہون سی مین لاچار ہون ای ناصر دین
بام پر آئی ہو تو خاک نشین کو دیکہو | صورت سایۂ دیوار ہون اے ناصر دین
لن ترانی نکرو صورت موسیٰ مجہسی | کبسی وارفتۂ دیدار ہون اے ناصر دین

وہ زلیخا تھی کہ یوسف کی چکائی قیمت
بیچکر سر مین خریدار رہیون اے ناصر دین

شام سی تا بسحر رہتی ہی اوجہن ای صدر
دامِ گیسو مین گرفتار رہیون اے ناصر دین

غزل ۱۰۴

کچھہ آج غیر حال ہی ای قیصرِ زمان
بیمارِ غم نڈہال ہی ای قیصرِ زمان

دیکھا ہی ہمکنا تمہین مینی خواب مین
تعبیر کا خیال ہی ای قیصرِ زمان

تیوری چڑہای رہتی تہی جسپر وہ مر گیا
اب کاہی کا ملال ہی ای قیصرِ زمان

زلفین ہٹین تو خال کی پاس آی مرغِ دل
دانہ کی گرد جال ہی ای قیصرِ زمان

کل ہنس کے بات کی تو کیا جہکو پایمال
کیا خوب بول چال ہی ای قیصرِ زمان

کوٹھی پہ آکی چودھویں کا چاند بنگئی
یہہ بہی تو اک کمال ہی ای قیصرِ زمان

صورت دکھاؤ صدر کو پردیسی باہر آؤ
یہہ عاشقِ جمال ہی ای قیصرِ زمان

غزل ۱۰۵

غم سہوں کب تلک ای خسروِ دارا دربان
دلکی مکھو ہٹرک ای خسروِ دارا دربان

راتسی ہٹ گئی ہی ٹیس مری زخموں میں
خوب چپٹر کا نمک ای خسروِ دارا دربان

دل ہی کہتا ہو تو کسطرح مجھی نیند آئی
تہیں جہپکی پلک ای خسروِ دارا دربان

نکلی لہرا کی یہہ ناگن کہ سر ہی کہینچی
قہر کی ہی لچک ای خسروِ دارا دربان

شوخیاں کرتی ہیں یہہ سوختہ لگی آہیں
ہر طرف ہی چمک ای خسروِ دارا دربان

بسکہ

بسکہ آتی ہی ہوا زلف رساسی شاید
مشک کی ہی مہک آج خسروِ دارا دربان

لاکھہ حسرتسی سوئی در نگران ہی دل صدر
آوگی کب تلک آج خسروِ دارا دربان

غزل ۱۰۶

الفتِ گیسوئی پیچان ہی خدا یو گیہان
آجکل حال پریشان ہی خدا یو گیہان

نہوئی صبح مریجان لبونپر آئی
کیا قیامت شبِ ہجران ہی خدا یو گیہان

بیڑیان بیہر دو مری پاؤنمین آئی ہین بہار
تو جنون سلسلہ جنبان ہی خدا یو گیہان

قابل سیر نکسطرح ہو داغونکا ہجوم
تن مرا سرو چراغان ہی خدا یو گیہان

دستِ وحشت کی ذرا دست درازی دیکھو
نہ تو دامن نہ گریبان ہی خدا یو گیہان

باوفا کا ہی دل اسکو ہی پڑا رہنی دو | یہہ بہی شرمندۂ احسان ہی خدیو گیہان

ایکدن صدر کی رونی سی اٹہی گا طوفان
موج زن دیدۂ گریان ہی خدیو گیہان

غزل

کیا اُداس اس شب غم کی ہی سحر ای آقاآن | نہ اذانونکی صدا ہی نہ گجر ای قاآن
کوچ کیوقت مسافر کو تو اک بوسہ دو | مجہکو درکار ہی بس زاد سفر ای قاآن
آج تو تیر نگہہ دو ہی نشانی توڑی | دیکہہ لو وہ ہی مرا دل یہہ جگر ای قاآن
خانۂ دل سی نکلتی ہو غضب کرتی ہو | قبضہ مو تمین آئی نہ یہہ گہر ای قاآن
جہٹ پٹی وقت نہ گلگشت چمن کو نکلو | نہ لگی دیدۂ نرگس کی نظر ای قاآن

راغ

شمع روشن نے کیا بزم جہانکو روشن | ونکو خورشید ہے شبکو ہے قمر اے قاآن

تلملاتا ہے بہت نسے دل صد افسوس

آجتک تمنے نہ لی کچھ بہی خبر لیقا آن

غزل ۱۰۸

بوئے گل بنکے مین آیا ہون برائے خاقان | چمن دہر مین لاہے ہوائے خاقان

کوئی مشاطہ سے کہدے کہ بہت شرمندہ ہے | دوش لی افعی گیسوئے رسائے خاقان

اے نکیرین وہ تلقین سناتے ہین مجھے | چپ ہوکا نونمین آتی ہے صدائے خاقان

مال دنیا سے غنی سائل دیدار ہین سب | ہمت موسوے کہتی ہین گدائے خاقان

کشمکش کرتا ہے گلشنمین ہجوم خوشبو | نہ مسک جائے نزاکت سے قبائے خاقان

چہچہی کرتی ہین غانِ چمن کہلتی ہین پہول | گلشفان جب کبہی ہوتی ہی نوائی خاقان

کیا عجب ہی کہ مین سحبانِ زمان ہون اَیصدر
کس فصاحت سی ہی منظور ثنائی خاقان

غزل ۱۰۹

ہماری آہ کی دیکہو شرارت ایشۂ دوران | چمکتی ہی یہہ بنکر برقِ آفت ایشۂ دوران
چراغ و شمع کی حاجت نہین ہی گورِ غریبان پر | ہماری پاس ہی داغِ محبت ایشۂ دوران
زبانِ غیر سی جسدم تمہارا ذکر سنتا ہون | نکلجاتی ہی قابو سی طبیعت ایشۂ دوران
چلو درگاہ دیوانون نی ہنگامہ مچایا ہی | مراد آتی بڑہا دو اپنی منت ایشۂ دوران
بڑی امید سی مین فترِ اعمال لایا ہون | برس جائی ادہر بہی ابرِ رحمت ایشۂ دوران

جو آئی ہو تو تھم کر فاتحہ پڑہتی ہوئی جاؤ
کہ رستی ہین غریبونکی ہی تُربت آلشۂ دوران

نہ ابتک صدرِ آوارہ مقدّر کا خیال آیا
یہہ کیسی ہو گئی تم بیمروّت آلشۂ دوران

غزل

زلفونمین پہنسا ہی طائرِ جان اَی قبلۂ عالم و عالمیان
محبوسِ ستم پہ یہہ جورِ گران اَی قبلۂ عالم و عالمیان

سمجھو نہ بناوٹ دلکی لگی اس آگ پہ وہ ہوئی ہی ستی
جلتا ہی جگر اوٹھتا ہی دہوان اَی قبلۂ عالم و عالمیان

یہہ تو ہی نئی فریادرسی رونیکو مری سمجھی ہو ہنسی

کیونکر نہ کرون نہین آہ و فغان ای قبلۂ عالم و عالمیان

تو خانۂ دلمین سمائی رہو اوجڑی ہوئی گہر کو بسائی رہو

تم جسکی مکین ہو وہ ہے یہہ مکان ای قبلۂ عالم و عالمیان

نالون نی ہلامی ساتون فلک ہر آہ مین ہی بجلی کی چمک

اُف اُف رہی ترقِ سوزِ نہان ای قبلۂ عالم و عالمیان

اشکونکی جگہہ آنکہونمین لہو آلودۂ گرد آئینۂ رو

ہی حال مرا چہرہسی عیان ای قبلۂ عالم و عالمیان

ہی صدر کی رونق پہ رحم کی جا موقوف کرو یہہ ظلم و جفا

ای راحتِ خلق آرام جہان ای قبلۂ عالم و عالمیان

ردیف الواو — غزل ١١١

مار ڈالی نکہین حسرت سلطان مجھکو
ملک الموت ہوئی ہو فرقت سلطان مجھکو

کار پرواز ازل کی کوئی شوخی دیکھی
حسن سلطان کو دیا الفت سلطان مجھکو

نور منزل مین خدا کی لیی لیچل ای جذب
آجکل ہی ہوس خلوت سلطان مجھکو

روٹھنا اونکا مرا پاؤنپہ سر رکھہ دینا
یاد آتی ہی شب وصلت سلطان مجھکو

باغ جنت کے مزی لوٹتا ہون دنیا مین
صحبت حور ہی بس صحبت سلطان مجھکو

نہ بلایا نہ یہان آئی نہ نامہ بھیجا
اسقدر بھول گئی حضرت سلطان مجھکو

راتدن حقسی دل صدر رہہ کرتا ہی دعا
پھر دکھا ایک نظر صورت سلطان مجھکو

غزل

کھڑی ہین در پہ گنہگار شہر یار آؤ
وہین سے کھینچ کی تلوار شہر یار آؤ

جنونکا جوش ہی گلہائی داغِ دل سے ہی
بہار پر ہی یہہ گلزار شہر یار آؤ

بنا کی لائی ہین ہم دلکو مالِ مفلس کا
لو آج تو سرِ بازار شہر یار آؤ

مین انتظار مین ہون لن ترانیان نکرو
بہت دنون سے ہی تکرار شہر یار آؤ

تمہاری کوچی مین آئی ہی بیگناہ کی لاش
کسیطرح پسِ دیوار شہر یار آؤ

مریضِ ہجر کا دم آرہا ہی آنکھون مین
پلاؤ شربتِ دیدار شہر یار آؤ

کوئی گھڑی کسی پہلو نہین ہی صدر کو چین
تڑپ رہا ہی دلِ زار شہر یار آؤ

غزل ۱۱۳

کیا کہوں شوقِ وصالِ بادشاہِ لکھنؤ
خواب میں بھی ہے خیالِ بادشاہِ لکھنؤ

میں بھی دیکھوں مثلِ ماہِ عید ابرو کا فروغ
چمکی اس گھر میں ہلالِ بادشاہِ لکھنؤ

بام پر آئی تو شرما کر چھپا ماہِ تمام
واہ رے اوجِ کمالِ بادشاہِ لکھنؤ

چھان ڈالا سارا عالم دیدۂ انصاف سے
اب نہیں کوئی مثالِ بادشاہِ لکھنؤ

داستانوں میں سنا کرتی یوسف بھی تھے حسین
دیکھا آنکھوں سے جمالِ بادشاہِ لکھنؤ

کوئی لے سکتا نہیں نعمت خدا کی دی ہوئی
حبذا جاہ و جلالِ بادشاہِ لکھنؤ

اے خدا جلدی دعائے صفدر کو مقبول کر
ہوں طلبگارِ وصالِ بادشاہِ لکھنؤ

غزل ۱۱۴

ہر جگہہ ہی ذکرِ حسن و صوتِ گیہان خدیو
آجکل ہی مثل یوسف شہرتِ گیہان خدیو

جای افشان ہوں ستارے آئینہ ہو ماہتاب
آج منظورِ نظر ہی زینتِ گیہان خدیو

زاہدو تمکو مبارک خواہشِ حوران خلد
مجھکو تو وہی ہی خدائی الفتِ گیہان خدیو

ای فشارِ قبر مجھپر رحم کر ایذا ندی
جھیل کر آیا ہوں رنج فرقتِ گیہان خدیو

قبر پر آئی تو غصّی سی چڑہائین تیوریان
مرگئی ہم پر نہ بدلی عادتِ گیہان خدیو

آنکھین ملتی ہین وہان دستِ حنائی پہ رقیب
ہاتہہ ملواتی ہی مجھکو حسرتِ گیہان خدیو

یا الٰہی روزِ روشن ہو شبِ تاریکِ صدر
صورتِ خورشید چمکی طاعتِ گیہان خدیو

غزل ۱۱۵

گیسون مست ہو نہ پیرہنِ بادشا کی بو
ہر تہ مین بس گئی ہی تنِ بادشا کی بو

شاید دولہن بنی ہوئی بیٹھی ہین سبتِ حسین
ہی بہینی بہینی انجمنِ بادشا کی بو

بکہری ہین اونکی بال ہوا مشک بیز ہی
آتی ہی زلفِ پرشکنِ بادشا کی بو

سیبِ بہشت کو نہ کبہی مونہہ لگاونگا
آیا ہون سونگہہ کر دہنِ بادشا کی بو

شاید دولہن کی عطر سی سینچی گئی نہال
بوئی عروس ہی چمنِ بادشا کی بو

اکدن گلی لپٹ کی ہین سوئی یا تہا رات بہر
برسون بسی رہی بدنِ بادشا کی بو

ابکی جو آئی نوبت بوس و کنار صدر
مونہہ رکہکی سونگہہ لون دہنِ بادشا کی بو

ردیف الہا ہؔوز غزل ۱۱۶

نہ صبر ہی نہ مری دل کو تاب ظلّ اللہ
غم فراق ہوا ہی عذاب ظلّ اللہ

سوال وصل کو کس کس ادا سی ٹالدیا
کہین نہین ہی تمہارا جواب ظلّ اللہ

بہار حسن ہی جوبن پہ نوجوانی ہی
مراد پر ہی تمہارا شباب ظلّ اللہ

قریب شام جو کوٹہی پہ بی نقاب آؤ
طلوع راتکو ہو آفتاب ظلّ اللہ

وہی نہین وہی آنکہین ہی وہی ہو تم
عجب طرح کی حیا ہی کہ مجہسی حجاب ظلّ اللہ

تمہاری وصل کی وعدی مین جاتا گنتا ہون
حساب ہوئی نہ گیارہ وہ حساب ظلّ اللہ

سمند ناز ہوا کیطرح نہ دوڑاؤ
کہ صدر تہامی ہوئی ہی رکاب ظلّ اللہ

غزل ۱۱۷

ہی سلیمانسی ہی پیارا بادشاہ
دیکھو ای پریو ہمارا بادشاہ

وصل کی اُمید پر جیتا ہون مین
زندگی کا ہی سہارا بادشاہ

تمکو ای پریو سلیمان پر ہی ناز
جانِ آدم ہی ہمارا بادشاہ

زینت و زیب و سیادت ہی گواہ
عرش کا ہی گوشوارہ بادشاہ

مشرق و مغرب مین جسکا نور ہی
ہی وہ ہی روشن ستارا بادشاہ

پاؤن تو مین دستِ قدرت چوم لون
واہ کیا پیارا اسنوارا بادشاہ

کیون نہو ای صد ہمکو افتخار
خوبصورت ہی ہمارا بادشاہ

غزل ١١٨

آجکل کچھ دل ہی بی قابو شہِ عالم پناہ
دم نہین لیتا کسی پہلو شہِ عالم پناہ

شانہ مجھ سودائیکی ہڈیکا بنوایا عبث
بل کرینگی اور بہی گیسو شہِ عالم پناہ

دو ہلالِ عید آغوش قمر مین ہین عیان
کیا جبین کیا خوب ہین ابرو شہِ عالم پناہ

چشم افسون ساز کی گردش نی دیوانہ کیا
تو مجھی پر چلگیا جادو شہِ عالم پناہ

چوم لینی دو مجھی جی بہر کی زلفِ عنبرین
آرہی ہی ہنی بھینی بو شہِ عالم پناہ

اوٹھ گیا دنیا سی طوبی سرو جی بہر گیا
اب تمہارا ہی قدِ دلجو شہِ عالم پناہ

صدر کا دل تو تمہاری ٹھوکرین کہاتا ہی روز
کب ہی خالی مرا پہلو شہِ عالم پناہ

غزل ۱۱۹

اللہ ری طولِ صدمۂ فرقت جہاں پناہ
ہر روز ہی عذاب قیامت جہاں پناہ

قرآن سر پہ رکھکی مہینوں دعائیں کین
نکلی نکوئی وصل کی صورت جہاں پناہ

ہاتھوں سی دل پکڑکی سنو داستانِ ہجر
پر درد ہی ہماری حکایت جہاں پناہ

دل جوش مارتا ہی زلیخا کیطرح روز
اکدن کنوئین جہنکائیگی چاہت جہاں پناہ

آئی بہار لو تجہی پہنا دو بیڑیاں
پہر آجکل چمک گئی وحشت جہاں پناہ

یوسف کا حسن تمکو خدا نی عطا کیا
لکہدی مری نصیبمین آفت جہاں پناہ

کسطرح صدر ضبط کری صدمۂ فراق
قابو ہی مین نہین ہی طبیعت جہاں پناہ

غزل ۱۳۰

تو دل سی ہم بلاتی ہین آؤ شہ اودہ
فقری کرو نہ باتین بناؤ شہ اودہ

تسمہ لگا ہوا ہی ابہی بیگناہ کا
اک ہاتہہ اور بڑہ کی لگاؤ شہ اودہ

تسلیم کو جہکائی ہین ہم سر نیاز
ابتو ادہر کو آنکہہ اوٹہاؤ شہ اودہ

دیکہو سامنی کا نشانہ نہ چوکنا
دلبر ہماری تیر لگاؤ شہ اودہ

مرتی ہی اوترین پاؤن سی خشکی جان
منت کی طوق تم بہی پہناؤ شہ اودہ

چتون نہ بدلو حلق پہ تلوار پہیر دو
اوچہی چہری دلپہ لگاؤ شہ اودہ

انکار ہی جو صفدر کی گہر کا تو لو نہ آؤ
اچہا جہی کو پاس بلاؤ شہ اودہ

غزل ۱۲۱

کیا کہون مین اپنا حال شاہِ ولایت پناہ

ہجر مین ہی جی نڈھال شاہِ ولایت پناہ

رنگ نیا لائی کیون مہندی لگا آئی کیون

مین ہون یون ہین پائمال شاہِ ولایت پناہ

غیر ونسی ہی ارتباط گرم ہی بزمِ نشاط

مجہسی بڑہا ہی ملال شاہِ ولایت پناہ

کبکِ دری ہی خجل ٹہوکرین کہاتی ہین دل

چلتی ہو مستانہ چال شاہِ ولایت پناہ

ونکو ہیں شمس الضحی رات کو بدر الدجیٰ

تم ہیں ہین دو ہری کمال شاہِ ولایت پناہ

بدلین بہت کروٹین نیند نہ آتی ہمین

یاد ہی خوابِ وصال شاہِ ولایت پناہ

صدر کاہی سونہ ہاو داس اوڑگئی ہوش و حواس

اب نہین تابِ ملال شاہِ ولایت پناہ

ردیف	غزل ۱۲۲	الیا تحتانی

عجب صاحب دل شہنشاہ ہے		محبت مین کامل شہنشاہ ہے
ل آیا ہی پہ یونکو خود جذبِ حسن		نہ ساحر نہ عامل شہنشاہ ہے

پہ ہری

پھری ہی ہماری طرفسی نگاہ
کہین اور مائل شہنشاہ ہے

کیا ہی چھری ذبح عشاق کو
ستمگار و قاتل شہنشاہ ہے

تصوف بہی جسجا ہی گم کردہ راہ
وہ باریک منزل شہنشاہ ہے

چمک کر نکلنا نہ اے آفتاب
سحر سی مقابل شہنشاہ ہے

جو پوچھی خدا بہی تو کہدی یہہ صدر
مری جان اور دل شہنشاہ ہے

غزل ۱۲۳

مری دلکی غم وآزار ابو المنصور کیا جانے
بہلا یہہ غیب کی اخبار ابو المنصور کیا جانے

وہان غیرونسی صحبت ہے یہان دل تلملاتا ہے
یہہ میری چاہ میرا پیار ابو المنصور کیا جانے

رقیبون نے یہہ سب باتین بنائی ہین سکہائی ہین
ذراسی بات پہ تکرار ابو المنصو کیا جانے

کسی شمن نے سکہلادی ہی یہ جنبش ابرو
گلی پہ پہیرنا تلوار ابو المنصو کیا جانے

نیا ہی شوق سے طایرِ دل کی اسیری کا
بنانا گیسوی خمدار ابو المنصو کیا جانے

خدا معلوم کسی پائمالی کا چلن سیکہا
مجہی حیرت ہے یہہ رفتار ابو المنصو کیا جانے

فقط تقدیر کی خوبی اسی ای صدر کہتی ہین
وگرنہ وصل کا انکار ابو المنصور کیا جانے

غزل ۱۴۴

پہلی پہولی بہارِ زندگانی ناصرِ دینکی
مرادونپر رہی یارب جوانی ناصرِ دینکی

اوڑا دیتا ہی جب اتو نکو نیندین رنجِ تنہائی
مرادل مجہسی کہتا ہی کہانی ناصرِ دینکی

امانت

امانت رکھیو داغ الفت محبوب کو اے دل
خدا کی دی ہوئی ہی یہہ نشانی ناصر دینکی

مجھی لکھی ہوئی انکار دیدار آئی نامونمین
کہ دفتر بنگئی ہی لن ترانی ناصر دینکی

چلی آئین سیہ خانیمین خورشید سحر بنکر
کسیدن ہوئی ہی مہربانی ناصر دینکی

سنا ہی وعدہ دیدار فرمایا ہی اتقاصد
خدا کیواسطی کچھہ کہہ زبانی ناصر دینکی

طبیعت صدر کی اے قصہ خوان کچھہ بہلتی ہی
کہی جا نامزی پر ہی کہانی ناصر دینکی

غزل ۱۲۵

حسینان قمر طلعت ہین خدمتگار اختر کے
پریزادونکی جہرمٹ غاشیہ بردار اختر کی

خریدارو چلو دل بیچو سودا ہو محبت کا
سنا ہی آجکل پہر گرم ہین بازار اختر کی

یہہ کالی ناگ مارِ آستین ہوجائینگی اکدن
کہ بل کرتی ہین مجھسی گیسوی خمار اختر کے

نہ پوچھو اہل محشر بیقراری بیقرارونکی
چلی آتی یہان بہی طالب دیدار اختر کے

پڑیگی دہوپ کیا افتادگان کو ہی لفت آتی
چلی آئینگی ڈہل کر سایۂ دیوار اختر کے

خدا جانی محبت کی نگاہونسی کسی دیکہا
ہم اک کیا سیکڑون ہین طالب دیدار اختر کے

شب وصلت سحر تک صدرفی کیون گرم جوشی کی
ندامت ہی یہی مل دل گئی سب ہار اختر کی

غزل ۱۲۶

الٰہی دلکی بر آتی تمنا شہریار آتی
مریض غمکی پہلو مین مسیحا شہریار آتی

مرا یوسف ملے تلوونسی ان نرگس کے پہلونکو
کہ آج آنکھین بچہاتی ہی زلیخا شہریار آئے

یہہ کار

سیہ کاران الفت دفتر اعمال کہولی ہین
ادہر بہی جوش کہا کر مثل دریا شہر یار آئی

جگر ملتا ہوا دم لی جو رکہدی ہاتہہ سینی پہ
ٹہر جاتی ابہی میرا کلیجا شہر یار آئی

تڑپنا راہ گیرون نی اگر دیکہا تو کیا دیکہا
تماشا ہو جو مشتاق تماشا شہر یار آئی

نہ جذب دل نہ زر بل نہ وہ بل ہی نے بسا قسمت
فقیرونکی بلا نیسی بہلا کیا شہر یار آئی

اجل سر پہ کہڑی ہی صدر مشتاق زیارت ہی
الٰہی آج تو دم بہر کو میرا شہر یار آئی

غزل ۱۲۷

سلیمان منزلت یوسف کرامت میرا سلطان ہی
پری پیکر ملک خو حور سیرت میرا سلطان ہی

شباب حسن ہی جوبن ٹپکتا ہی جوانی سے

حسین مرتی ہین ایسا خوبصورت میرا سلطان ہے

بنایا ہی اسی نور مجسم دست قدرت نے

قمر ضو بدر وش خورشید طلعت میرا سلطان ہے

کسی محبوب پہ دل آئی تو میرا خیال آئے

ابہی ناواقف لطف محبت میرا سلطان ہے

قریب مرگ پہنچا ہون مگر ابتک نہ رحم آیا

حقیقت مین نہایت بیمروت میرا سلطان ہے

رقیبون سی بڑہا تین گرمیان میری جلانیکو

طلم

طلسمِ شعلۂ برق و شرارت میر اسلطان ہے

یہاں ای صدر دلکی حوصلی ٹہنڈی ہوی آخر
رقیبونسی وہاں بس گرم صحبت میر اسلطان ہے

غزل ۱۴۸

الٰہی کیون چڑہی ہتی ہی تیوری میر خاقانکی
گلا کاٹیگی اکسکا سر وہی میر خاقانکی

لب رنگین سی دانتونکی چمک ہنسنیمین پیدا ہے
شفقمین کوندتی پہرتی ہی بجلی میر خاقانکی

بہلتی ہی طبیعت داستان گو چپ نہو جانا
کہی جا رات بہر مجہسی کہانی میر خاقانکی

لگ گستاخسی بوسی نلی دستِ حنائیکی
کہین بد رنگ ہو جائی نہ مہندی میر خاقانکی

چراغ و شمع و مہر و ماہ کا ہی نام دنیا مین
زمین و آسمانمین ہی تجلی میری خاقانکی

لہو کی گہونٹ مین پی پکی ہی سجاتا ہون محفل مین | رقیبونکو پہنچتی ہی گلوری سیر خاقانکی

حسینونکی ہین غول ای صدر یا حورونکی پنجی ہین
قصور خلد ہی اک ایک کوٹہی سیری خاقانکی

غزل ۱۲۹

یارب مریض غمکو ملا بادشاہ سی | لونگا مین درد دلکی دوا بادشاہ سی

بیمار جان بلب کی عیادت ثواب ہی | اتنا بہی ایک نی نکہا بادشاہ سی

ای موت جان نکلی تو قدمونپہ سرہی | لینا ہی مجہکو داد وفا بادشاہ سی

ای جذب دل لی آؤ نہین دم بہر کیواسطی | وقت اخیر مجہکو ملا بادشاہ سی

سنتی عزیز بہی نکرینگی یقین ہی | مجہکو بہت بڑا ہی گلا بادشاہ سی

مہکی ہوئی ہی صبح سی گھر گھر دولہن کی بو | چلتی ہی کیا لپٹ کی صبا بادشاہ سی

ای صدر وہ جو آئین تو زائل ہو درد ہجر

دل ہی امیدوار شفا بادشاہ سی

غزل ۱۳۰

زبردستی مرا دل لیلیا سلطان عالم نے | نیا غمزہ نرالی کی ادا سلطان عالم نے

گلی پر پہیر کر تلوار ہاتھوں مین ملی مہندی | دیا کیا خوب پیرا خونبہا سلطان عالم نے

پہنسا کر گیسوؤں مین بار ڈالا طایر دل کو | کیا ہی آج اک قیدی رہا سلطان عالم نے

ہوا دار آجکل پریونکی جہومر مین نکلتا ہی | سلیمان کیطرح باندہی ہی ہوا سلطان عالم نے

چلو ای جان نثار و سر بکف حاضر ہو مقتل مین | غضبکی سرخ پہنی ہی قبا سلطان عالم نے

ڑہا دی حسرتِ دیدار طولِ حشر کی صورت
کہ اک نقطی کو دفتر کردیا شاطا نعالم نی

کبھی ونسی ہوا ای صدر عنبر بیز چلتی ہی
کدہر کھولی ہین گیسوئی رسا شاطا نعالم نی

غزل ۱۳۱

کہین طلعت کسی جا ہی ضیا خورشید حشمت کی
چمک ہی صورتِ بدر الدجا خورشید حشمت کی

ہوائی شوق مین انسان تو کیا پریان بہی اوڑتی ہین
بندہی ہی باغِ عالم مین ہوا خورشید حشمت کی

فریبِ لفتِ افعیِ گیسو نی مجہی مارا
ہوا دل بستگی زلفِ سیا خورشید حشمت کی

سرو ہی چلگئی جیتون جو بدلی جان نثار ہو کر
غضب خونریزی ہی بانکی ادا خورشید حشمت کی

الٰہی اب ہلالِ عید کی صورت بر آمد ہو
بہت مشتاق ہی خلقِ خدا خورشید حشمت کی

خدا جانی جوانی کیا قیامت ڈھائیگی مجھپر
ابھی نام خدا ہی ابتدا خورشید حشمت کے

ہوا ہی صدر شمشیر برہنہ حسن عریانی
تہائی ہین اوتاری جب قبا خورشید حشمت کے

غزل ۱۴۲

رخِ پر نور پر بکھری ہین گیسو جانعالم کے
گلی ملتی ہین آج اعجاز و جادو جانعالم کے

نشیلی انکھڑیان ہیں یا نہ چتون دیکھو دیوانو
غضبکی شوخیان کرتی ہین آہو جانعالم کے

جدہر تیوری چڑہائی ذوالفقار حیدری چمکے
صفین اولٹین ملی جسوقت ابرو جانعالم کے

کسی پہلو نہین آرام برگشتہ مقدر کو
وہ خوش قسمت ہین جو ہین بیٹہ پہلو جانعالم کے

اوتارا قبر مین کیون ناتوان کو اپنے ہاتہو سی
ندامت ہی کہ دکہتی ہونگی بازو جانعالم کے

یہان منکا ڈہلا جاتا ہی دم پہنچتی آخر — وہان نہ پہیر سرِ دشمن ہین انو جانعالم کے

ہمارا مرغ دل اوڑتا پہرا ای صدر ہدت تک
او لجہکر رہگیا دیکہی جو گیسو جانعالم کے

غزل ۱۳۳

بہری ہی روح و دلمین آرزو سلطانعالم کے — مہکتی ہی مری پہلونمین بو سلطانعالم کے

ہوائی شوق غالب ہوگئی اربع عناصر پر — نظر آتی ہی خواہش چار سو سلطانعالم کے

فقیرونکو نہ دیکہا ہی آسمان چشم حقارت سی — کہ یہہ بخشی ہوئی ہی آبرو سلطانعالم کے

عدم سی آئی دنیا مین گئی دنیا سی جنت مین — لئی پہرتی ہی ہمکو آرزو سلطانعالم کے

ہماری آنسوؤنکی ساتہہ لخت دل نکل آئی — نہ پوشیدہ رہی بس جستجو سلطانعالم کے

پڑی ہین ہر گلی کوچیمین گہائل تیغِ ابرو کے
سروہی چل رہی ہی کوبکو سلطانِ عالم کے

ابہی ای صدر غش سی کہولدو آنکہین افاقہ ہو
سُنگہادی کوئی زلفِ مشکبو سلطانِ عالم کے

غزل ۱۳۴

واہ ری گرمیِ بازارِ شہِ واجد علی
سارا عالم ہی خریدارِ شہِ واجد علی

جمع ہتی ہین حسین مہروش غلمان جمال
طبقۂ جنت ہی دربارِ شہِ واجد علی

گفتگو رہتی ہی پہروں وصل کی اقرار مین
کیا مزا دیتی ہی تکرارِ شہِ واجد علی

دامِ گیسو مین اولجہکر مُرغِ دل نی جان دے
پا گیا پہانسی گنہگارِ شہِ واجد علی

دہوپ سے ڈرتی نہین افتادگانِ کوئی دوست
سایہ مین کہی کی دیوارِ شہِ واجد علی

دم مری آنکھونمین ہنی دی خدارا ای اجل
ہی دلیل شوقِ دیدار شہِ واجد علی

ہر قدم عالم تہ و بالا ہوا جاتا ہی صد
فتنۂ محشر ہی رفتارِ شہِ واجد علی

غزل ۱۳۵

سحر ہونیکو ہی باندہو نہ جوڑا ظلِ سبحانی
ابہی ہنی دو عالم مین اندہیرا ظلِ سبحانی

نہین ملتی ہین نبضین آج بیمارِ محبت کے
چلی شاید مری ہاتہونسی دنیا ظلِ سبحانی

یہی آنکھین ہین جنسی عمر بہر دیکہا کیا تمکو
مین مرتا ہون تو اب سب جہا ہی دو اظلِ سبحانی

لگاؤ پاؤنمین مہندی مت ہاتہونسی رقیبونکی
ملو تلوونسی عاشق کا کلیجا ظلِ سبحانی

تمہارا دامنِ دولت ہی مثلِ دامنِ یوسف
ہمارا ہاتہہ ہی دستِ زلیخا ظلِ سبحانی

سراپا

سراپا دامن میں کیفیت سر و چراغان ہے
کسی دن دیکھیو سیر تماشا ظل سبحانی

غضب کا جوش کہا کر صدر رکا دل تپیر آیا ہی
رہی گا باڑہ پہ برسوں یہہ دریا ظل سبحانی

غزل ۱۳۶

دیکھو بہوین چڑہا کی ادہر بادشاہ آئی
آئی تو کہینچی تیغ دو سر بادشاہ آئی

رولی لپٹ کی لخت جگر آنسوؤنکی ساتہہ
صدقی اوتار لعل و گہر بادشاہ آئی

کعبہ کدہر ہی شکر کی سجدی ادا کرون
بنکر مری دعا کا اثر بادشاہ آئی

سینی پہ میری میری مسیحا کا ہاتہہ ہے
اب کیون تڑپ رہا ہی جگر بادشاہ آئی

کہول جو مینی آنکہہ تو دیکہا جمال دوست
مانند آفتاب سحر بادشاہ آئی

گلیان مہکتی ہین صفت کوچہ بہشت
دیکھی تو کوئی آج کدہر بادشاہ آئی

ای صدر روز آمد و شد غیر مین ہی
کیا ہی کہ آجتک نہ ادہر بادشاہ آئی

غزل ۱۳۷

رہی دلمین الفت شہنشاہ کی
ہی واجب اطاعت شہنشاہ کی

نماز و نہین میرا وظیفہ یہہ ہے
بڑہی عمر و دولت شہنشاہ کی

حسینان عالم مین یہہ شہرہ ہین
ہی کثرتمین وحدت شہنشاہ کی

نہ تاب آئی بارگہہ کی کبہے
کہ دیکہو نزاکت شہنشاہ کی

یہہ شوخی یہہ پہرتی یہہ چالاکیان
پری ہی طبیعت شہنشاہ کی

چلو سوی درگاہ دیوانو آج | کہ بڑہتی ہی منت شہنشاہ کی

وہین لیچل اے صدر فرد گناہ
ہی موجو نپہ رحمت شہنشاہ کے

غزل ۱۳۰

نکالون اپنی دل کا حوصلا خورشید حشمت سی
کسیدن تو ملادی ایخدا خورشید حشمت سی

ذراسی بات مین آیا غبار آئینۂ دلپر
شکایت یہہ ہی اور یہہ ہی گلا خورشید حشمت سی

کہین تنہا جو پا جاؤن تو قدمو نسی لپٹ جاؤن

مین اپنی دردِ دلکی لوُن دوا خورشید حشمت سے

ہوئی ناجنس بہی ہم جنس آخر فیضِ صحبت سے

پریزادون نی سیکہی ہی ادا خورشید حشمت سے

یقین ہی کاٹ دینگی بات میری سونہہ چڑہی دشمن

کرون کس طرح عرضِ مدّعا خورشید حشمت سے

بہلا کیونکر اوٹہاؤن جیتی جی سر اونکی قدمونسی

نہ ہارونگا کبہی شرطِ وفا خورشید حشمت سے

نظر آتی ہی کلسی صدرؔ کچہہ بدلی ہوئی چیتون

نہین معلوم کسنی کیا کہا خورشید حشمت سے

غزل ۱۳۹

لازم ہی ادہر چشم عنایت شہِ غازی
انصاف سی دیکھو مری حسرت شہِ غازی

زانو پہ سرِ غیر مرا سر ہی قدم پر
منصف ہو یہہ کیسی ہی عدالت شہِ غازی

دامن مری ہاتہہ سی چہڑانا نہین اچہا
کیون ہاتہہ سی کہوتی ہو مروت شہِ غازی

سنتی ہو تو ہاتہون سی کلیجہ کو دبا لو
پر درد ہی عاشق کی حکایت شہِ غازی

اٹہکہیلیان کرتی ہوئی مقتل مین نہ آؤ
لاشون مین نہ برپا ہو قیامت شہِ غازی

کسطرح مین حاضر ہون دبا ہوئی ہی ضعف
تمکو ہی وہان عذرِ نزاکت شہِ غازی

کوس لمن الملک رقیبون نی بجایا
آئی کہین اب صفدر کی نوبت شہِ غازی

غزل ۱۴۰

یکتا خدا کیطرح مرا شہر یار ہی
سرتاج بادشاہ و گدا شہر یار ہی

مایوس و دلشکستہ ذلیل و حقیر ہون
مٹی خراب ہی کہ جُدا شہر یار ہی

تہک تہک گئی طبیب ہماری علاج مین
یہہ وہ مرض ہی جسکی دوا شہر یار ہی

موسیٰ کیطرح تاب نظارہ نہ لاسکا
مین ہون گواہ نور خدا شہر یار ہی

چتون پہری ہوئی نظر آتی ہی آجکل
شاید کہ پہر جہی ہی خفا شہر یار ہی

جیتا ہون بوسہ لب جانبخش کی لئی
دار فنا مین آب بقا شہر یار ہی

ای صدر مین نثار مین قربان مین فدا
کیا اہل وضع اہل وفا شہر یار ہی

غزل ۱۴۱

نہ پوچہو کسطرح زخمی کیا دل شاہ عادل نے
پہری اوچہی لگائی چہُڑا بسمل شاہ عادل نے

سحر تک چپ ہوئین شب آئینی مین چاند کو دیکہا
بنا رکہا جواب ماہِ کامل شاہِ عادل نے

عداوت غیر کو تو تہی پر اب دل ہی ہوا دشمن
نکالا ڈہونڈہ کر اک اور قاتل شاہِ عادل نے

زبانِ گلفشان کہولی کہ مرغِ خوش بیان چہکا
دکہا دی شانِ الحانِ عنادل شاہِ عادل نے

حسینانِ جہان حسن چُنکی افشان جمع ہوتی ہین
بنا دی ہی نئی افشان نور منزل شاہِ عادل نے

ہین دم توڑ رکہا دم بہر کو بالین پر نہ وہ آئے
کی آسان میری سخت مشکل شاہِ عادل نے

مہینون صدرہ پر شمشیرِ ابرو آزمائی ہی
بنا رکہا ہی مرغِ دل کو بسمل شاہِ عادل نے

غزل ۱۴۴

لگی رہتی ہی مجھی رٹ شہ دریا دلکی
شکل دیکھوں کہیں جھٹ پٹ شہ دریا دلکی

تن من جان اگئی آواز قدم جب آئی
فتنۂ حشر ہی آہٹ شہ دریا دلکی

کھینچتا ہی جو مرا دل مجھی کعبی کیطرف
چوم لیتا ہوں من چوکھٹ شہ دریا دلکی

شب زینت مجھی اون گیسوؤن نی ڈس ڈالا
ناگنی بنگئی ہر لٹ شہ دریا دلکی

دلربائی نی پریزادونکو تسخیر کیا
آئینہ حسن ہی لگاوٹ شہ دریا دلکی

میری قسمت نہیں ایسی کہ مجھی پیار کرین
یہہ سراسر ہی بناوٹ شہ دریا دلکی

دل لیا صدر کا اب جان ہی حاضر لیلی
اور کیا چاہتی ہی ہٹ شہ دریا دلکی

غزل ۱۴۳

ابرو ہین ہمثال شہِ کجکلاہ کے | یکجا ہین دو ہلال شہِ کجکلاہ کے

اندہیر ہوگیا کہ شبِ ہجر بڑہ گئی | بکہری ہین آج بال شہِ کجکلاہ کے

یوسف کا حسن جسنی ندیکہا ہو آنکہہ سی | وہ دیکہہ لی جمال شہِ کجکلاہ کے

میری نظر سی چودہوین کا چاند گر گیا | اللہ رے کمال شہِ کجکلاہ کے

رستم کی دہاک تہی انکی زمانمین | زور و نپہ ہین جلال شہِ کجکلاہ کے

گلتنکیونمین مرا دلِ پر سوز نہین تہا | کیون تہم تمائی گال شہِ کجکلاہ کے

الفت کی آنکہہ صفدر کی جانب ہی یا نہین
ابتک کہلی نہ حال شہِ کجکلاہ کے

غزل ۱۴۴

سوالِ وصل کو ٹالا خدیوِ گیہان نے
لو ایکی مار ہی ڈالا خدیوِ گیہان نے

لپک کی افعیِ گیسو نے ڈس لیا دلکو
غضب کا ناگ یہہ پالا خدیوِ گیہان نے

غریقِ قلزمِ آفتکی دستگیری کی
کہ ڈوبتی کو نکالا خدیوِ گیہان نے

دہڑک مٹی جو وہ پہلومین آگی بیٹہہ گیتی
ہماری دلکو سنبہالا خدیوِ گیہان نے

بکہیری بال کبہی مونہہ پہ گاہ سرکائے
کیا اندہیرا اوجالا خدیوِ گیہان نے

جگادیا دمِ گلگشت فتنۂ محشر
چمن کیا تہ و بالا خدیوِ گیہان نے

جمی نہ داغِ دلِ صدر کی بہی رنگ ابتک
کیا گلو نکو نہ لالا خدیوِ گیہان نے

غزل ۱۴۵

دل ہی وہی جسمی ہی غبت شہ اودہ کی
بندونکو دی خدانی الفت شہ اودہ کی

مجہسی جو کوئی پوچہی قرآن اوٹہاکی کہاون
یوسف سے کم نہین کچہہ صورت شہ اودہ کی

آگی تو تیوریونپر اک وزبل نہ آیا
کسنی بگاڑدی اب عادت شہ اودہ کی

مجمع ہی علما صیونکا تو بہی ہین چل اپدل
ہی حمت الٰہی حمت شہ اودہ کی

خوبان خلق باہم ہاتہہ اپنی کاٹتی ہین
ہی محفل زلیخا صحبت شہ اودہ کی

مشاطہ ہی بناکر اس جذب شوق لیچل
مین بہی تو دیکہون زیب وزینت شہ اودہ کی

ای صدر دلکی خواہش مجہسی تو کوئی پوچہی
لیلی کی جان اکدن فرقت شہ اودہ کی

غزل ۱۴۶

آج پہر تیوری چڑہائی بادشاہِ عصر نے
کوندتی بجلی دکہائی بادشاہِ عصر نے

نیم جان تڑپا تو غصّی سی بہوونمین بل پڑا
ذوالفقار اوٹہکر لگائی بادشاہِ عصر نے

حسن عالمگیر کی مشرق سی مغرب تک ہی دہوم
گہیر لی سارے خدائی بادشاہِ عصر نے

فتنۂ قامت نے برپا کی قیامت باین
سرو کی خوبی مٹائی بادشاہِ عصر نے

مجہکو بہی کردی غریقِ رحمت ای طوفانِ اشک
غیر سی کی آشنائی بادشاہِ عصر نے

جہنڈی مل ملکر ہمارے آنسوونسی ہاتہہ دہوئے
آگ پانیمین لگائی بادشاہِ عصر نے

دیکہیی ای صفدر کیونکر صلح ہوتی ہی نصیب
مجہسی باندہی ہی لڑائی بادشاہِ عصر نے

غزل ۱۴۶

غیرتِ یوسف ہین اب شاہِ قرا یوسفی
مجمعِ اسرارِ رب شاہِ قرا یوسفی

روحِ جہان جانِ خلق رونقِ بستانِ خلق
سروِ قد و غنچہ لب شاہِ قرا یوسفی

نیرِ برجِ شرف گوہرِ درجِ نجف
نیک حسب خوش نسب شاہِ قرا یوسفی

صاحبِ فوج و علم آلِ رسولِ اُمم
قطبِ زمینِ عرب شاہِ قرا یوسفی

تاجِ حسینانِ عصر شاہدِ خوبانِ عصر
حضرتِ اختر لقب شاہِ قرا یوسفی

غیرتِ شمس الضحیٰ زینتِ بدر الدجیٰ
مہرِ سحر ماہِ شب شاہِ قرا یوسفی

شاہد پہلوی صدر وارث مشکوی صدر
رونقِ عیش و طرب شاہِ قرا یوسفی

غزل ۱۴۸

الفت خدا نے دی ہی جوان بادشاہ کے
بندیکو لوگی ہی جوان بادشاہ کے

ترچھی نظر ہی خبر سن جانکو خدا بچائی
بجلی چمک سے ہی ہی جوان بادشاہ کے

کیا پوچھتی ہو ٹھورک گئی کیون پلکنہ کی لاکہ شر
شاید یہی گلی ہی جوان بادشاہ کے

ای مرغ دل حلال ہو چلکہ چھری ہی تیز
تیوری چڑہی ہوئی ہی جوان بادشاہ کے

چٹکا گلاب یا کہ کہلی موتیا کی پہول
کس نازکی ہنسی ہی جوان بادشاہ کے

ہر وقت چھیڑ چھاڑ ہی میری رولانیکے
اک یہہ بہی ولگی ہی جوان بادشاہ کے

ای آرزو ہی صدر تو بنجا بلائی جان
ابتو یہی خوشی ہی جوان بادشاہ کے

کیا

غزل ۱۴۹

کیا غضب کی کج ادائی ہی شہ جمجاہ کی
لو مجھی پہ پہر چڑہائی ہی شہ جمجاہ کے

تخلیہ دو دو پہر رہنی لگا پہر غیر سی
میری بگڑی ہی بن آئی ہی شہ جمجاہ کے

رہزنی کرتی ہین رنج و غم متاع عمر کے
لٹ رہا ہون مین دہائی ہی شہ جمجاہ کے

دیکہیی روزِ قیامت ہی سنین وہ یا نہین
فتنۂ محشر لڑائی ہی شہ جمجاہ کے

کہینچتی ہین وہ سرو ہی ناز سی اوڑہی اجل
ڈر یہہ ہی نازک کلائی ہی شہ جمجاہ کے

جسجگہہ سنتی وہان ہنگامۂ عشاق ہی
آجکل ساری خدائی ہی شہ جمجاہ کے

رنج و درد و حسرت و ایذا و بیتابی و یاس
صدر یہہ بستی بسائی ہی شہ جمجاہ کی

غزل ۱۵۰

چراغِ حسن ہین روشن خدیوِ گیہان کے
مراد پر ہین یہہ جوبن خدیو گیہان کے

وہ با وفا ہون اگر مرکی خاک ہوجاوُن
پچھوڑین ہاتہہ سی دامن خدیو گیہان کے

لوا کی جنبشِ مژگان سی لکی خیر نہین
کہ تیر چلتی ہین سن سن خدیو گیہان کے

حسین مسّی لگائی ہین پان کہائی ہین
کہلی ہین لالہ و سوسن خدیو گیہان کے

نقابین بہی وہی لوہی دو نو عارض کے
چراغ ہین تہہِ دامن خدیو گیہان کے

سنی نہ حور و پری مین نہ دیکہی انسانمین
یہہ رنگ روپ یہہ روغن خدیو گیہان کے

کبہی نہ کعبہ دلسی نگہہ پہری ای صدر
اسی مکانمین ہین مسکن خدیو گیہان کے

نگفا

غزل ۱۵۱

ایخدا شوقِ وصالِ قبلۂ عالم رہے
دل رہی جبتک خیالِ قبلۂ عالم رہے

چاند ہی پیشانی پہ نور ابرو ماہِ نو
یہہ قمر یہہ ہر ہلال قبلۂ عالم رہے

جسطرف دیکھون وہی صورت نظر آتی ہی مجھے
آنکھونمین نورِ جمالِ قبلۂ عالم رہے

نورِ رخ سی چودہوین کا چاند شرمایا کری
تا قیامت یہہ کمال قبلۂ عالم رہے

دام دل انکی ہوامین اڑ رہا ہی عمر
سامنی یہہ زلف و خال قبلۂ عالم رہے

سطوتِ شاہی ہو سکّہ زن زرِ خورشید پر
حشر تک اوج جلال قبلۂ عالم رہے

صبح سی تا شام کرتا ہی دعا دل صفدر کا
عمر بھر روزِ وصال قبلۂ عالم رہے

غزل ۱۵۲

کیا کہوں ہتی ہی پہر نکرا رظل اللہ سے
بات کرنا بہی ہوا دشوار ظل اللہ سے

دہوپ مین جلنی نہ دیگا جذبۂ کوئی حبیب
مانگ لونگا سایۂ دیوار ظل اللہ سے

شان تسخیر سلیمانی ہی جذب حُسن مین
لپٹی رہتی ہین پریخسار ظل اللہ سے

جب سنو غیرو نسی تنہائیمین ہین سرگوشیان
راز دل کیونکر کرون اظہار ظل اللہ سے

ای طبیبو یہی ہی بیمار الفت کا علاج
مانگ لاؤ شربت دیدار ظل اللہ سے

مجھکو رشک آتا ہی وہ تنہا چلی ہین سوئے باغ
پہر کریگی نرگس آنکہین چار ظل اللہ سے

صدر کو راحت کسی کروٹ نہین پہلو سے
گرم صحبت ہین وہان اغیار ظل اللہ سے

غزل ۱۵۳

جلد آؤ ادھر خلیفۃ الرحمانے	لو میری خبر خلیفۃ الرحمانے
سوز تب غمنی آگ بھڑکا دی ہے	پھکتا ہی جگر خلیفۃ الرحمانے
اسود ہین بلال خال عارض مین سُہیل	ماتہا ہی قمر خلیفۃ الرحمانے
نزدیک ہی میری موت گذری شب وصل	ہوتی ہی سحر خلیفۃ الرحمانے
بیمار فراق کا ہی دم آنکھوں مین	تمپر ہی نظر خلیفۃ الرحمانے
کبتک آنسو بہائینگی دیدۂ تر	دامن ہوئی تر خلیفۃ الرحمانے

کسطرح نہ مجھکو ہو مباہات ای صدر

میری اختر خلیفۃ الرحمانے

غزل ۱۵۴

نمودِ فتنۂ قامت جہان پناہ نے کی
الٰہی خیر قیامت جہان پناہ نے کی

جو پوچھتا ہی کہ کیا حال ہوگیا تیرا
مین کہتا ہون کہ یہہ صورت جہان پناہ نے کی

بہت دنونسی دم اٹکا ہوا ہی آنکھون مین
کبھی نہ چشم عنایت جہان پناہ نے کی

سنا ہے اب تو وہ میری لہو کی پیاسی ہین
یہہ کس گنہ پہ عداوت جہان پناہ نے کی

یقین ہی وصل کی صورت بنی ہوئی بگڑے
پھر آج شام سے نیت جہان پناہ نے کی

سوال وصل پہ بگڑی جواب صاف دیا
گدا سے ترک محبت جہان پناہ نے کی

دوہائی دیتا ہی کتنی دنونسی صدر کا دل
کسیطرح نہ سماعت جہان پناہ نے کی

غزل ۱۵۵

کیونکر شب فرقت ہو بسر شاہ مدا غی | ڈرتا ہون نہ ہوتی ہی سحر شاہ مدا غی

دیکھو کہ لہو آنی لگا آنسوونکی ساتہہ | ناسور ہوئی دیدۂ تر شاہ مدا غی

سینی پہ مری ہاتہہ جو رکہو تو ہوئی تسکین | پہر آج تڑپتا ہی جگر شاہ مدا غی

ہونٹھونپہ دم آیا ہوس بوسہ لب مین | دیدو مجھی زاد سفر شاہ مدا غی

ڈرتا ہون کہین موتی کمر پر نہ پڑی پیچ | لٹکاؤ نہ یون گیسوی سر شاہ مدا غی

عاشق بہی رقیبونکی جماعت مین ہی حاضر | ہر سمت رہی آج نظر شاہ مدا غی

پوچھی کا جو حق حشر مین کہدونگا یہ ای صدر
میرا تو ہی منظور نظر شاہ مدا غی

غزل ۱۵۶

نصیب خاکِ درِ ای قیصرِ زمان نہوئی
دوا ئی دردِ ہمارِ ای قیصرِ زمان نہوئی

پہر ایکبار لپٹ جاؤ میرے سینے سے
تسلّی جگرِ ای قیصرِ زمان نہوئی

کہان کہان مِری نالون نی آفتین ڈہائین
مگر تمہین خبر ای قیصرِ زمان نہوئی

تڑپ تڑپ کے شبِ ہجر مین اخیر ہوا
کسیطرح سحر ای قیصرِ زمان نہوئی

سفید کردین غمِ انتظار نی آنکہین
نگاہِ لطف ادہر ای قیصرِ زمان نہوئی

رقیبو نمین مِری نیکی شادیان پہیلین
کسی کی چشم تر ای قیصرِ زمان نہوئی

نہ چمکی چاند سی رُخسارِ صدر کی گہر مین
تجلّیِ قمر ای قیصرِ زمان نہوئی

دلیلین

غزل ۱۵۷

دلمین شوقِ لقائی سلطان ہی
آجکل پہر ہوائی سلطان ہی

نظر آتا ہی ہر طرف رخِ دوست
میری آنکہونمین جائی سلطان ہی

بدلی جاتی ہی روز مشاطہ
زیب و زینت برائی سلطان ہی

میری رونی پہ قہقہی ماری
یہہ نرالی ادائی سلطان ہی

مُردی جی اوٹہی جب زبان ہلی
قُم عیسی صدائی سلطان ہی

آنکہونسی چوم لیتا ہون وہ زمین
جسجگہہ نقشِ پائی سلطان ہی

درِ دولت سی مر کی سرکیگا
صدر کا دل گدائی سلطان ہے

غزل ۱۵۸

ہلالِ عید چم خم لی اوڑا ابروئی خاقان سے
کیا ہی اقتباس نور مہ نی روئی خاقان سے

مری ہمراہ میری بیڑیان یارون نی دفنائین
کہ مر کر بہی نہ چہوٹا سلسلہ گیسوئی خاقان سے

ہوا باندہی ہوئی ہی خوش قد و نیر فتنہ قامت
صنوبر گڑ گئی حسنِ قدِ دلجوئی خاقان سے

فشارِ قبر سی کہدو ٹہر کر مجہکو ایذا دی
ابہی سنبہلا نہین چہوٹا ہوا پہلوئی خاقان سے

اشارے چشم غارتگر کی چہل بل کرتی پہرتی ہین
ہزارون شعبدی پیدا ہوئی جادوئی خاقان سے

اوڑا دی حسرتون نی خاک ارمانون نی مونہہ بیٹہا
جو ہین تابوت مجہہ بیکس کا نکلا کوئی خاقان سے

مجہی رغبت نہین ای صدر عطر باغ جنت سے
بسا رہتا ہی میرا جامۂ تن بوئی خاقان سے

غزل ۱۶۹

جہان دیکھو وہان اوڑتی ہی ناگن ناصر دینکی
رہی ہی ضبط مین کیا خوب چتون ناصر دینکی
کہ ہی نام خدا ہیرے کی سمرن ناصر دینکی
اوڑاتی ہی ہوین مستی کی سوسن ناصر دینکی
نشیلی انکھڑیان ہین صید افگن ناصر دینکی
کہ ہر اک بزم مین ہی شمع روشن ناصر دینکی

مین ہین بیکس ہون جسکی قتل کا دلمین ارادہ ہی
کہی دیتی ہے آج ای صاحب چتون ناصر دینکی

غزل ١٦٠

شمع و پروانہ ہین شیدائی ابوالمنصور کے | ...ہیں

حشر مین پہونچی جو دیوانی تو ہنگامہ ہوا | راہ دو آنی

گل کہلاتا ہی جہمکڑا حسن کا گلگشت مین | پہول بنتی

آدمی تو کیا ہین پریان بہی ہین محو حسن دوست | قاف تک پہونچ

جہک گئین گلپوش شاخین باغین بہر سلام | چومتی ہین پاؤن مجہ

وصل کی شب کو سراپا چشم کردی ای خدا | ہم ہون جی بہر کر تماشائی

جسکو دیکہو طالب دیدار مشتاق وصال
صدر مین کیا سب ہین شیدائی ابوالمنصور کے

غزل ۱۶۱

کے ... چلی جادو کنہیا بادشا کے

ہیا مین ... ہلی ابرو کنہیا بادشا کے

بل سی ... ملین زانو کنہیا بادشا کے

کہان مین ... کہان پہلو کنہیا بادشا کے

ارین ہین کیا ہین ... کہنچی ابرو کنہیا بادشا کے

ی چہلتی ہین یہہ آنکھین ... ہین شوخ آہو کنہیا بادشا کے

نچہوٹا دام گیسو سی دل صدر

رہی قابو کنہیا بادشا کے

غزل ۱۶۴

مارا ہی بی اجل شہِ گیتی پناہ نے | کی خوب
آنکھہ اوٹ دلمین کہوٹ جو چاآنکھہ دلمین پیار | کیا ٹہیک
مین کیا ہون جان و روح دل اوس سمت پہر پڑے | سوٹری چلے ہر کوکل
چہوڑی نہ ملک جان و دل آخر دبا لئی | ہر جا کیا عمل شہ
بی حکم مینی بوسۂ گیسو جو لی لیا | کیا کیا کئی ہین بل
پر تو فگن رہی مرے دلمین تمام رات | روشن کیا کنول شہِ گیتی

انکار وصل سی نہین بچنی کی جان صدر
بہیجی مری اجل شہِ گیتی پناہ نے

غزل ۱۶۳

...مرقاآن کے
اللہ اللہ گرم بازاری ہی مرقاآن کے

...خدا راتہہ کیرو
واعظو دیکہو طرحداری مرقاآن کے

...ہہ پہیر کر بیکس کو ذبح
بڑہ گئی حد ہی ستمگاری مرقاآن کے

...ی اثر شاید فریب حسن میں
دل لُبہا لیتی ہی دلداری مرقاآن کے

غیر کی ہاتہو نسی میں دیاہو...
رنگ لائی آج طراری مرقاآن کے

...لین کبہی گا ہی چڑہائین تیوریان
کوئی دیکہی تو دل آزاری مرقاآن کے

زیب و زینت سی نہ مشاطہ سی کچہہ مطلب ہی صمد
قدرتی ہی سب طرحداری مری قاآن کے

غزل ۱۶۴

بہت دونسی ہی یادگار ہی ملک کی | ادہر آ

پڑا گہاو سینی پہ نوکِ مژہ سے | کہ کوڑہی

لکہا مجہکو نامی مین انکارِ وصلت | یہہ ادنی سو

کبہی بہون چڑہائی کبہی مسکراتی | کہہی دلبری بر

مہکتی ہی گلیونمین بوئی عروسی | دولہن بنکی نکلی سوا

زبان کلمۂ دوست سی آشنا تہی | رہی نزع تک غو اسنگ

چنو پہول راہونمین ای صفدر تم بہی
گُل افشان ہی بادِ بہار ہی ملک کی

غزل ١٦٥

نہر یار کے — سورج پہ جہومتی ہی گہٹا شہریار کے

ا بہائینگی — لائی گی آج رنگ حنا شہریار کے

وئی جو میرے ساتہہ — دیکہی تو کوئی تیز جفا شہریار کے

ہت سے پہلو نشین و ست — حوروں کو کب نصیب ادا شہریار کے

ہین خوبانِ گُلبدن — پہولو نہین بس رہی ہی قبا شہریار کے

اسار کی مٹی نکر خراب — مجہکو اوڑا کی لائی ہوا شہریار کے

یہ قصہ گو نہ صدر رسی کچہہ اور ذکر چہیڑ

ہان کوئی داستان سُنا شہریار کی

غزل ۱۶۶

آنکھہ ابروسی لڑی شاہِ سلیمان ثانی — سونہہ پہ تلوا

نیند آتی تہی شب ہجر مین گھڑیالی کو — کبہتی ڈوبی ہی

نہوئی ہجر مین ہے قطع یہہ زنجیر حیات — جہیلتا ہون مین کر

وصل کی رات جو گھڑیال کی آواز آئے — سو گرہی لپہ پڑی شا

سلسلہ الفت دندانکا مین چہوڑون کیونکر — سوتیونکی ہی لڑی شا

تم دم صبح جو گلگشت چمنکو نہ گئی — پہولونپر اوس پڑی شا

صدر سی پوچہتی ہنگامہ طول شب ہجر

نہ پہرہی نہ گھڑی شاہِ سلیمان ثانی

نہ لکہا ہوا ہے

غزل

...جل ہی طلعت میری اختر کے
جہان دیکہو نظر آتی ہی صورت میرے اختر کی

...پہر کیا نظر کرتی ہو شستا قو
کہ میراث بزرگان ہی سعادت میرے اختر کے

...نے رنگ باندہا باغ عالم پہ
کہ پہولو نمین نظر آتی ہی نگہت میرے اختر کے

...ہو گیا غش سی جو خوشبوئی حبیب آئی
ہوائی شوق اڑا لائی ہی نکہت میرے اختر کے

...جان بخش کی جنبش سی زندہ کر دیا مجہکو
کہ اعجاز مسیحا ہی کرامت میری اختر کے

نسیم صبح ہنگامہ نکرنا خندہ گل کا
رگ گل سی بہی نازک ہی طبیعت میرے اختر کے

جسی کہتی ہین سب اے صفدر ملک حسن و رعنائی
بنائی ہی خدا نی وہ ولایت میری اختر کے

غ ۱۶۸ - ۱

نہ بدلی وصل کی وعدے سی نیت ظل سبحانی کی — یوہین جاری
جگہہ پہلو مین بخشی خاکساران محبت کو — ذرا دیکھی تو کوئی
جو پہونچا عاشقوں کا غول اہل حشر چلائے — سرک جاؤ کہ آتی ہے
تہ تیغ جفا جب بیگنہ تڑپا تو رحم آیا — ہوئی کیا خون ناحق سے
خلاف عقل ہی جو وصل کا وعدہ مکر جانین — خدا شاہد نہین ایسی حمیت ظل
قیامت تک بھی ہم اہل گنہ دامن نچھوڑینگی — وسیلہ مغفرت کا ہی معیت ظل

دم بوس کنارای صدر ناحق کر مجوشی کی
نزاکت نی حیان کر دی اذیت ظل سبحانی کی

ناظمی

غزل

بادشا کے — خدا رکھی بن آئی بادشا کے

بنک وعدہ وصل — کہون کیا بیوفائی بادشا کے

ستاتا ہی غم ہجر — دوہائی ہی دوہائی بادشا کے

ہ دل پر نہ ٹہرا — ذرا دیکھو صفائی بادشا کے

ر دم نکلجائیگا اکدن — نچھوڑیگی جدائی بادشا کے

نج چکا یوسف کا ڈنکا — مبارک نوبت آئی بادشا کے

چلو اے صفدر نقد دلکو لیکر
یہی ہی رونمائی بادشا کے

غزل ۱۷۰

خداوندا مذاقِ صحبتِ سلطانِ عالم دے | مجھے شائستگیِ وصلِ

بلائین لینی آیا ہون یہان سے پر افشانی کی | فقیرونکو بھی کچھ اِی زینت

چراغِ معرفت روشن کر اک کاشانۂ دل مین | الٰہی مجھکو داغِ الفتِ سلطا

رہی تنہائیمین تصویرِ جمالِ دوست آنکھون مین | کہ خلوتمین بھی یا رب جلوتِ سلطا

الٰہی سجدۂ محبوب سے اوٹھی نہ سر میرا | مجھی اور بھی بڑہ کر طاعتِ سلطانِ

ہوس مجھکو نہین اِی جذبۂ دل مالِ دنیا کے | فقط نقدِ وصالِ حضرتِ سلطانِ عالم دے

رہون اِی صدرِ مشاطہ کیصورت سامنی حاضر
الٰہی اہتمامِ زینتِ سلطانِ عالم دے

غزل ۱۷۱

مبارک ہوں ملاقاتیں ابو المنصور کے
میری ان پہیر ینگی اب باتیں ابو المنصور کے

سلکی انکار سی دفتر کی دفتر بہر دئی
مینی لکہہ کہین ہیں یہہ باتیں ابو المنصور کے

ہہ جادو گر لب جان بخش ہی معجزہ نما
عاشقو دیکہو کراماتیں ابو المنصور کے

یری غمزی ادائین ناز چہی چتون نین
مار رکہتی ہین یہی گہاتیں ابو المنصور کے

اسطرف مہمانئ غم کہائی لیتی ہی مجہی
ہین قیبونہین مداراتیں ابو المنصور کے

موت بہی مانگی تو ہرگز جان و روح و دل و دین
مینی کہہ چہوڑین ہین خیراتیں ابو المنصور کے

کب مذاق شعر سی آگاہ طبع صد تہی
فیض سی خالی نہین باتیں ابو المنصور کے

غزل ۱۷۲

دلکو جھٹکی دیگا گیسوئی شہ واجد علی
سلسلہ جنبان ہی جادوئی شہ واجد علی

سر جھکائی آؤ جانباز و شہادتگاہ مین
کھنچ گئی ہی تیغ ابروئی شہ واجد علی

ٹھوکرین کھاتا ہی پہلوسی نکلکر دل مرا
ڈھونڈھتا پھرتا ہی پہلوئی شہ واجد علی

سورہ اخلاص کو پڑھ پڑھ کی دیکھو عاشقو
سامنی ہی مصحف روئی شہ واجد علی

ناصحو کیا مجھکو سمجھاتی ہو خود فتنہ ہو نہین
کھینچتا ہی دل کو گیسوئی شہ واجد علی

کہہ و رضوان سی کہ مین سیاکن ہون تمہاری جی کا
کوئی جنت ہی مجھی کوئی شہ واجد علی

اے ہوائی شوق اوڑالا نکہت زلف حبیب
صفدر ہی سونگھی کبھی بوئی شہ واجد علی

غزل ۱۷۳

... کی ہے برسوں خاک چھانی ظلِ سبحانی نے
یہیں پہ کھوئی ہے اپنی جوانی ظلِ سبحانی نے

... کھو دیا امانت ہے فقیروں کے
تمہارے پاس کے میری نشانی ظلِ سبحانی نے

...علوم غیروں نے تمہیں کیا کیا پڑھایا ہے
نہ خط بھیجا نہ پیغامِ زبانی ظلِ سبحانی نے

...ہوں منع نے کسطرح دیدار دیکھونگا
رقیبوں سے کہہ دی یہہ لن ترانی ظلِ سبحانی نے

... سرگذشتِ صدمۂ ہجر انکو دو ہفتوں
کئی دنمیں چکی ہے یہہ کہانی ظلِ سبحانی نے

...ہیں ہم آہوں کی شعلے خانۂ تن میں
جلا دیگا مجھے سوزِ نہانی ظلِ سبحانی نے

مذاقِ شعرِ رنگین کو زبانِ صدر کیا جانے
سکھائی ہے یہہ تم نے خوش بیانی ظلِ سبحانی نے

غزل ۱۷۴

آجکل کیا کیا تک و دو قبلۂ عالم کی ہی
مثلِ پروانہ مجھی کو قبلۂ عالم کی ہی

چاند سورج پر نظر پڑتی ہی تو کہتا ہوں میں
یہہ تجلی اور یہہ ضو قبلۂ عالم کی ہی

جسطرف نکلی دلونکو پانوسی ملتی چلی
واہ کیا رفتارِ خودرو قبلۂ عالم کی ہی

تیس اور انتیس کا میں دیکھتا ہوں ورنہ چاند
مجھکو اک بہون تو قبلۂ عالم کی ہی

چاندنی کیطرح پڑتی ہی رخِ روشن کی جھوٹ
یہہ چمک مانندِ پرتو قبلۂ عالم کی ہی

رحم غصہ پیار ظلم ایذا دہی اعزاز ناز
طرز شو شو وضع شو شو قبلۂ عالم کی ہی

شمع کی مانند جلتا ہی دلِ پرسوز صمد
کچھ نہ پوچھو رات دن کو قبلۂ عالم کی ہی

غزل ١٧٥

نکالی ہی غضبکی چال خاقان بن خاقان نے
ہزارون دل کئی پامال خاقان بن خاقان نے

اسیران جنون کی سر پہ کالی ناگ لہرائے
جو کہولی لمبی بال خاقان بن خاقان نے

ن خون شہیدان قتل گہ مین جوش کہاتا ہے
وہان پہنا ہی جوڑا لال خاقان بن خاقان نے

یر رنگیا ہی طائر دل دام گیسو مین
بچہار کہا ہی شاید جال خاقان بن خاقان نے

انی جب ہی آپ کی تو نیند آگئی اونکی
سنا پورا نہ میرا حال خاقان بن خاقان نے

کند نی رخسار کی مجہکو نہ لینے دین
کیا اکدن نہ مالامال خاقان بن خاقان نے

مین تلوونسی آنکہین صفدر کی بس گرم جو شہین
گل نرگس کئی پامال خاقان بن خاقان نے

غزل ۱۷۶

خدائی مین خود آرائی ہی سلطان بن سلطانکے
کہ ساری خلق شیدائی ہی سلطان بن سلطانکے

عدم مین تارکِ دنیا کی کیا اچھی گذرتی تھی
محبت کھینچکر لائی ہی سلطان بن سلطا

مرا دل آگیا تر قوا کہتا ہوا آیا
سواری جب ادہر آئی ہی سلطا

رقیبوں پر نگاہِ لطف مجھسی پھر گئی چیتون
طبیعت اب ادہر آئی ہی سلـ

جدہر بن ٹہنکی نکلی حشر رستونمین ہوا برپا
قیامت خیز رعنائی ہی سلطا

کبھی سیر بطرف اُڑی کبھی اغیار پر آئے
طبیعت کیسی ہرجائی ہی سا

حیاتِ تازہ بخشی صدر کو مہونٹو کی جنبش سی
یہہ ادنیٰ اک مسیحائی ہی سلطان بن سلطانکے

غزل مبارکبادی اختتام دیوان

تب ہوے چکا دیوان اشاسلطان مبارک ہو
مرادوں کا چمن پھولا پھلا شاسلطان مبارک ہو

ندہا ہینی اک اک پھول چن چن کر
بہار گلشن نازو ادا شاسلطان مبارک ہو

ین ناموں کی خوشی مطلع و شن
کہ یہ اک اک غزل نام خدا شاسلطان مبارک ہو

ب سب تر شی ہوے ٹکڑے ہیں جگر کی
یہ قند دل کی سوز و ساز کا شاسلطان مبارک ہو

یا ہی ایک اک شعر پڑھنی
یہ خوش سی چمن سینچا ہوا شاسلطان مبارک ہو

گلدستہ بنا کر نذر کو بھیجا
یہ ہدیہ اور یہ تحفہ اشاسلطان مبارک ہو

کہاں تک عندلیب خاطر صدر حزیں چہکی
ہوئی شاداب گلہائے وفا شاسلطان مبارک ہو

قطعۂ تاریخ اتمام دیوان از نتائج افکار بلقیس قدر نواب صدر محل صاحبہ متخلص بہ صدر

کروں نخلبندِ حقیقی کا شکر	شگفتہ کیا آرزو کا چمن
یہہ دیوان ہی شہنامۂ اختری	کہ ہی شاہدِ صدر رہر انجمن
ردیفوں میں ہی نام ذات و صفات	مرتّب ہی گلدستۂ یاسمن

کہا سال اتمام یہہ صدر نے

کہ فہرست اسمای شاہِ زمن

۱۲۸۵ ہجری

قطعۂ تاریخ ترتیب دیوان نواب صدر محل صاحبہ از نتائج افکار مرزا علی

عندلیب گلشن عصمت ہوئی کیا گلفشاں	تازگی میں بوستان خلد ہی بستہ

آبیاری

آبیاری طبیعت نے نرالے گل کھلائے
بھر گیا گلہائے رنگا رنگ سے دامانِ صدر

گرم بازاری مضمون ہے جو ہر طرح
بیش قیمت ہو گئے لعل و دُرِ مرجانِ صدر

عاشقانہ ہر غزل ہر شعر معشوقانہ ہے
قالب ابیات میں اُترے ہوئے ہیں جانِ صدر

صورتِ معنی ہے الفاظوں میں تمنائے وصال
ہیں قلمبند آرزو و حسرت و ارمانِ صدر

صدر آرائی ردیف و قافیہ میں نام شاہ
پا چکے ترتیب یہ فرمائش سلطانِ صدر

اختتامِ نظم کی تاریخ یہ ہے اے بہار
واہ تحفہ بادشاہ نامہ ہوا دیوانِ صدر

١٣٠٨ ہجری

قطعہ تاریخ ترتیب دیوان از عالی فکر وزیر السلطان
نواب امیر علیخان بہادر

علیا جناب صدر محفل صدر بزم فضل
جنکا سخن ہی صدر نشین مکان فکر

ہی اونکی کلیات دل افروز کا سواد
نور نگاہ دیدۂ بینش وران فکر

مجموعہ کمال و مخدومۂ جہان
عفت قبات شاعرۂ نکتہ دان فکر

فکر سخن کا اونکی قلم وصف کیا لکھی
خود مدح خوان ہی جسکی بیان نہین زبان فکر

اوس کلیات کی عظمت کیا بیان کرین و
اوج سخن نی جسکی بڑہائی ہی شان فکر

مجموعہ لطیف دل آرای جانفزا
مطبوع طبع نکتہ رس صاحبان فکر

بحر محیط نظم جواہر نثار ہی
آئینۂ جمال رخ گلرخان فکر

ہر سطر شعر سلسلۂ سنبل نکات
بین السطور جعد دل آب روان فکر

تابان حروف اختر معنی کی ہین بروج
نقطی تمام مہر و مۂ آسمان فکر

تاریخ نظم کی جو ہوئی مجھکو جستجو
بولا سروش تازہ ہوا گلستان فکر
١٢٨٦

ایضاً

مہدِ علیا نی کہی صدر محل اونکا خطاب
کشورِ نظمِ سخن مین جو ہین یکتائی زمن

کیا کوئی وصف کری انکی سخندانی کا
جنکی ہی طبعِ متین فضل و ہنر کا معدن

شۂ خاورکا زمین پر رہی جب تک سایہ
فرق پر اونکی رہی سایۂ حق سایہ فگن

گلشن فکرِ سخن کی نئی دکہلائی بہار
کیا آراستہ پہولونکی مضامین کا چمن

مردمِ دیدۂ اربابِ نظر عالم کی
بہرتی ان پہولونسی ہین جیبِ لی تا دامن

فکرِ تاریخ جو کی نظم کی اوسکی مینی
آتی ہاتف کی صدا ہی گہرِ گوشِ سخن

سنہ ۱۳۰۶ھ

قطعاتِ تاریخ طبع دیوان نواب صدر محل صاحبہ

قطعۂ تاریخ تصنیفِ مصنفہ

چہپا دیوان میرا الله الحمد
ہوا انجام آغازِ طبیعت

زہی فیضِ ثنائی جانعالم
ہراک مطلع ہی مہر و ماہ طلعت

ستارونکیطرح ہین نام روشن
رہی یہہ دور تا دورِ قیامت

لڑی پہولونکی ہی ہر شعرِ رنگین
مہکتی ہی شمیم باغِ جنّت

مذاقِ عاشقی ہی ہر غزل مین
گلِ مضمون مین ہی بوئی محبّت

شکایت طولِ فرقت کی ہی پیدا
عیان ہین خواہش و ارمانِ وصلت

زبانِ صدر سی ٹپکی سنِ طبع
دلا گلدستۂ گلہائی حسرت

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ از فکر عالی شان وزیر السّلطان نواب امیر علیخان بہادر

صدرِ ایوانِ بلاغت کا چہپا یہہ دیوان
جسمین پہولی ہین گل و سنبل بستانِ سخن

محو نظّارہ نہ کیون اس چمنِ فکر کی ہو
طبع شاعر کہ یہہ ہی بلبلِ بستانِ سخن

نغمہ

نغمہ سنجانِ سخن کی ہی زبان پر یہہ بات
ہی یہہ مجموعۂ نو نو گلِ بستانِ سخن

دیکہہ اس دفترِ رنگین کی مضامینِ رنگین
جس سی ہی تا بہ فلک غلغلِ بستانِ سخن

وصف کی ساتہہ ہوئی مجہکو جو فکرِ تاریخ
آئی ہاتف کی صدا ہی گلِ بستانِ سخن
۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ از شاعرِ خوش بیان ماہتاب الدولہ بہادر متخلص بہ درخشان

صدر آرائی فصاحت بانوی شاہِ اودہ
خوش زبان و خوش بیان و نکتہ سنج و نکتہ دان

جانِ عالم دل و جانسی جو رہتی ہین فدا
عشقِ پنہان کو کیا تصنیف دیوانسی عیان

ہی گمانِ دفتر کا ہمکو ہمین اک حرف تو
اہلِ دل ہر لفظ سی سنتی ہین غمکی داستان

وجد مین آتی ہین صوفی سنکی انکی حال کو
ہر غزل سی حافظِ شیراز کا نام و نشان

دل لیا کیا عشق کی ہین کیا کرشمی حسن کی
عاشق و معشوق ایسی بزمِ امکان مین کہان

شور ہی حسنِ ملیحِ اختری کا چار سو
جنسِ حسنِ یوسفی کی کیون نہو پہیکی دکان

مصرِ عشق شہ مین ایسی حکمرانی ہی انہین
ہی بجا باجی اگر کہتی زلیخا کو یہان

بسملِ تیغ نگاہِ جانعالم یون ہی خلق
جسطرح ہی ایک مدت سی درخشان نیمجان

شیشۂ بادہ ہی گویا مصرعِ تاریخِ طبع
کیفِ حسن و عشقکی بس ہین یہان بگرنگیان
۱۲۸۸ھ

تصنیف ایضاً کہ ہر مصرعہ اش مادۂ تاریخ است

مژدہ آیا یہہ کل درخشان
۱۲۸۸ھ
لی چھپ چکا سب کلامِ ذیشان
۱۲۸۸ھ

سو شطِ سخن مین طبع ڈوبی
۱۲۸۸ھ
ہین صدر محل ہی بدرِ خوبی
۱۲۸۱ فصلی

وارفتۂ شوقی رشکِ قیصر
سمت ۱۹۲۸
بانوئی وفا شعار اختر
سمت ۱۹۲۸

وارادلِ خسرو سخندان
۱۲۸۱ع
کی قوت ثانی سلیمان
۱۲۸۸ھ

جم مرتبہ و جناب صولت
۱۲۷۸ بنگلہ
جانِ عالم بقائی عشرت
۱۲۷۸ ولایتی

یہہ بات کسی پہ کچھ ہی مخفی
۱۲۸۸ھ
ہی صدر محل سی نامِ مخفی
۱۲۸۱ف

مضمون دیوانمین ہین ہمہ نو
۱۲۷۸ بنگلہ
یہہ ایک کمال شکر مہ ضو
۱۲۸۸ھ

یون بادۂ عشق شہ سی مدہوش
سنہ ۱۲۸۸ت

ساقی تو ہی یاد جان فراموش
سنہ ۱۲۸۸ھ

فرقت نی ہی بس کیا یہہ بیہوش
سنہ ۱۲۸۸ھ

راحت دہ ہو گئی فراموش
سنہ ۱۲۸۸ھ

دیوانین جو وصفِ شوقِ وصلت
سنہ ۱۲۸۸ھ

سمجھو یہہ ہی دفترِ محبت
سنہ ۱۲۷۸ف

تہی فکرِ ستین طبع د وشب
سنہ ۱۲۷۸ ولایتی

ہر سو قصداً تلاش مطلب
سنہ ۱۲۷۸ بنگلہ

واآج ہی کیا ہی بابِ تاریخ
سنہ ۱۲۸۸ھ

ہر مصرع نو جنابِ تاریخ
سمبت ۱۹۲۸

مشہور اک زرفشان ہی خامہ
سنہ ۱۸۷۱ع

کیا خوب محک ہی عشقنامہ
سنہ ۱۲۸۸ھ

پیدا یہہ خلاصہ ہی درخشان
سنہ ۱۲۸۸ھ

ہی صدرِ محل نثارِ سلطان
سنہ ۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر خوش گفتار مرزا علی صاحب متخلص بہ بہار

نکیون مطبوع عالم ہو کلام بانوی سلطان
حلاوت بخش روحِ جان مشتاقان ہی یہہ دیوان

عروسانِ مضامین یون ریجا دیہنی ہین
طلسمِ شوخیِ طبعِ شگفتہ شان ہی یہہ دیوان

جما یا رنگ صانع نی تصاویرِ معانی سی
سراسر ہر ورق سی دفترِ عرفان ہی یہہ دیوان

نمودین ہوگئین غزلونکی ان پُر نور نامونسی | یہہ نامہ بادشاہ نامہ ہی یا دیوان ہی یہہ دیوان

ٹپکتی ہی تمنائی وصالِ شاہ شعرونسی | سراپا آرزو و حسرت و ارمان ہی یہہ دیوان

ہوا ہر سنگِ مطبع نرم سوز و سازسی اسکی | برائی قالبِ الواحِ روح و جان ہی یہہ دیوان

بہارِ معتقدنی طبع کی تاریخ موزون کی

بقائی نامِ ایجادِ شہِ خوبان ہی یہہ دیوان

١٢٨٨ ہجری

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعرِ بدیع القیاس محمد عباس متخلص بہ شاد

زہی اوجِ کلامِ صدر محل | سند آرائی بزمِ جاہ و جلال

مصرعِ سالِ طبع شاد نوشت | سخن دلفریب حسن اقبال

سنہ ١٢٨٩ھ

ایضاً

ہوکس سے بانسی بیان ایحضور لطفِ سخن | کلام چیدہ ہی دیوان انتخاب ہی یہہ

سنین طبع مین پہر شاد کو ہی کیا کہنا | کلیدِ قفلِ مضامین لاجواب ہی یہہ

سنہ ١٢٨٩ھ

ایضاً

کیا نظم و نسقِ معنی و مضمون ہی ایحضور | کیا بند و بستِ بندشِ خوش انتظام ہی

لکہا

لکھا ہی سال طبع کا مصرع یہہ شاذفی — مقبول خاطر فصحا یہہ کلام ہے

سنہ ۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از شاعر طلیق و گویا سید حسن جان متخلص بہ ضیا

حبذا دیوان تصنیف محقق زمان — چھوڑتی حرص غزل گوئی اگر ہوتی ہوس

کیوں نہ بحر شعر میں کہیں وان کشتی عمر — جزر و مد بحر کا رکھتا ہی عالم ہر نفس

واہ کیا لطف زبان ہی بندشیں کیا صاف صاف — شوق سی دیکھیں جنہیں شعر و سخن کی ہو ہوس

وہ جنون انگیز وحشت خیز ہی دیوان تمام — لیں بلائیں آکی پیہ یان ہو جو انکا دسترس

معنی رنگین سی دیوان ہی گلستان بنگیا — مرغ خوش الحان جو مضمون ہیں تو بیتیں ہیں قفس

ایسی باغ بیخزان کی سیر کو آتیں ضرور — کیا کریں ضعف ونسی حوروں کا نہیں چلتا ہی بس

ای ضیا روشن ہی کیا ہی مصرع تاریخ طبع

روکش زیب النسا یہہ بانوی گیتی ہی بس

سنہ ۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ از نتائج فکر شاعر عدیم المثال دیوان جیگوپال متخلص بہ تاب

فردی از ازواج سلطانِ اوده — صدر نامش بہ محلِ جاہ و قدر

ساختہ دیوان خود تدوین و طبع — بامضامینِ منوّر ہمچو بدر

ای خوشا رنگِ سخن کز رشکِ آن — روحِ مخفی کرد خونِ خویش ہدر

گفت ثاقب سالِ تاریخش سروش

صادر صدر رمز فرحِ دیوانِ صدر

۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعرِ خوش فکر مرزا اسپیتا متخلص بہ عیش

درصنعتِ توشیح و تسجیع کہ از صدرِ بیتہا مصرعِ تاریخ درصنعتِ غیرمنقوطہ حاصل میشود

کلاہِ فرقِ جاہ و فر بسر صد حاتم و جعفر — لباسِ پیکرِ جوہر سخن آرا شہِ اختر

لوائی با کمالیہا بسان سہ فلک فرسا — دم فکرت مسیح آسا دلش بر عالمِ بالا

ادائی شاہدِ مضمون بحسن بندشش مفتون — زطبعش مصرعِ موزون چو سلکِ گوہرِ مکنون

سہِ گنج زباندانی سپہرِ نظم نورانی — شہِ ملکِ سخن رانی سرِ عرفی و خاقانی

صدورِ موہبت از وی ظہورِ مکرمت از وی — سرورِ بہجت از وی فرِ معدلت از وی

ز دریای بی پایان یم صد همت احسان — غمام رحمت یزدان سحاب بخشش سبحان

ریاض شاعری آن شمع فکرتش ریان — زبانش طوطی بستان ترنم تن کلامش جان

صفای سینه‌اش زیبا برنگ کاکل حورا — ز عکس کلک نور افزا کف کاغذ ید بیضا

دلش گنجینهٔ معنی لبش آئینهٔ معنی — ز حسنش سینهٔ معنی بری از کینهٔ معنی

وفا را قلب او مصدر حیا را ذیل او معجر — سخا را دست او پر زر وغا را ذات او حیدر

ره و رسم جهانداری ز فیض ذات او جاری — عطایش رحمت باری عتابش ذلت و خواری

کرم بر هر که فرماید در صد فیض بگشاید — بد انسان اوجش افزاید که سر بر آسمان ساید

جهین تاج سر نسوان تخلص صدر عالیشان — چو فایز شد به فیض آن بشد صدر سخندانان

اگر در مدح بزم آید دل جمشید برباید — وگر در وصف رزم آید گره از نیزه بگشاید

لبش چون عیسی دوران برای جسم معنی جان — کلامش نور برهان بیانش حلیهٔ تبیان

متانت در کلام او سلاست در کلام او — فصاحت در کلام او بلاغت در کلام او

اجلِ زمرهٔ نسوان چو مخفی اندرین دوران | چه طبعش بحر بی پایان چه فکرش ابر دُرافشان
همین ممدوحه باشان بنظم آورد چون دیوان | دلم گفته که سن آن بطرزِ نو بود شایان
سزاوار چنین جوهر چنان آری که گویم بس | که تا خیلِ سخن ور به دل گردد ثنا گستر
رهِ توشیح در پیما بکن مصراع زو پیدا | زرو بی صد رحرفی را چو بهرِ سن کنی انشا
ولی تاریخ دیگر هم به بیتِ آخرین کن ضم | برآر ز صنعِ تازه دم مباش ای علیش چون ابکم

رسد بر خاتمه نامه سنش بنگار از خامه
جواب صاف شهنامه صد و ر بادشانامه

۱۲۸۶ھ

مادهٔ تاریخِ تصنیفِ ایضا در صنعتِ غیر منقوط که از توشیح حاصل شده

کلام صدر صدر صدر کمال ماه سرور

۱۲۸۶ھ

ایضا تاریخِ ترتیب در صنعتِ غیر منقوط

ولادرا مده والا کلام صدر محل | سواد مردم اہل کمال و اہل کلام
ورآر مادهٔ سال اسعد اکمال | صدور کرده کمال کلام صدر مرام

۱۲۸۶ھ

قطعهٔ تاریخ تصنیف شاعر خوش‌مقال لاله رجن لال

عجیب و غریب است دیوان تمام ... ز تصنیفِ مخدومِ نوی کرم

بوصفِ شهنشاهِ واجد علی ... چه خوش گفت با نوئی عالی همم

معانی بلیغ و مضامین بلند ... برافراشت حُسنِ فصاحت علم

چه گلدستهٔ باغ خوبی به بست ... که هر بیت دارد هوائی ارم

بـ تلاش اِ سن عیسوی ... یکایک چو برداشت سر خوش قلم

ندا ت ور آمد بگوش ... که خوش کرد دیوان رنگین رقم

۱۸۵۷ع

قطعهٔ تاریخ تصنیف کالیچرن متخلص به تسکین

ز صدر در صفتِ بادشاهِ ظل الله ... درین صحیفه که هر نکته دلپذیر آمد

نمو و فکر چو تسکد ... به سال تاریخش ... سروش گفت که دیوان بی‌نظیر آمد

۱۲۸۸ هجری

ایضاً

ین نظم خوب و زیبا مطبوع شد بدنیا ... چو بود همه مجلی از وصف شاهِ اختر

تسکین چو سال آنرا شد از مسیح جویا		تا گہ سروش گفتا دیوان قند رخ چو شکر ۱۲۸۴ھ

قطعۂ صنعت اظہار المضمر مع تنسیق الصفات در مدح
سلطان گردون فر حضرت اختر اعاد اللہ ملکہ از عیش

مصرع جامع

تاکِ زیب شہِ حسن اختر

۱
فخرِ قیصر ر وکش فغفورِ چینی جم حشم

۲
دستِ نصرت قلبِ شیب کت وسرِ قعست ر ر ر

۳
زیبِ تخت وتاجِ بخشش چترِ بخت تیغِ داد

۴
حسنِ جاہ و قدرِ ذاتِ اختر ۔ ۔ ۔ اوج نور

تمام شد